ارشاد باری تعالیٰ

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُهَا ۚ
فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ
(سورۃ الشوریٰ:41)

ترجمہ: اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِهِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 72

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 7

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

24 رجب 1444 ہجری قمری ● 16 تبلیغ 1402 ہجری شمسی ● 16 فروری 2023ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 فروری 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اسکے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا وے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خلوت پسندی

حضرت اقدسؑ خلوت کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اس بارہ میں فرمایا:

’’اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تُو کس کو پسند کرتا ہے۔ تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں۔ مجھے تو کشاں کشاں میدانِ عالم میں اسی نے نکالا ہے، جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔ میں قریب 25 سال تک خلوت میں بیٹھا رہا ہوں اور کبھی ایک لحظہ کیلئے بھی نہیں چاہا کہ دربارِ شہرت میں کرسی پر بیٹھوں۔ مجھے طبعاً اس سے کراہت ہے کہ لوگوں میں مل کر بیٹھوں، مگر اَمرِ آمر سے مجبور ہوں۔ فرمایا: میں جو باہر بیٹھتا ہوں یا سیر کرنے جاتا ہوں اور لوگوں سے بات چیت کرتا ہوں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل کی بناء پر ہے۔‘‘

خادم دین ہی ہماری دعاؤں کا مستحق ہے

تائید الٰہی پر اگر کوئی قلم اٹھائے یا کوشش کرے تو حضور بڑی قدر کرتے تھے۔ اس بارہ میں فرمایا:

’’اگر کوئی تائید دین کیلئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اسکے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا وے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بارہا قسم کھا کر فرمایا ہے کہ ہم ہر ایک شے سے محض خدا تعالیٰ کیلئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچے ہوں، دوست ہوں۔ سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔

عہدِ دوستی کی رعایت

’’میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے۔ مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے، میں اس سے قطع نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں، ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس کے گرد ہو تو بلا خوف لَوۡمَةَ لَآئِمٍ کے اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔ فرمایا: عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع کر دینا نہ چاہیے اور دوستوں سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اسے اغماض اور تحمل کے محل میں اتارنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 423، مطبوعہ قادیان 2018)

انسان بالعموم والدین کی ویسی خدمت نہیں کر سکتا، جیسی کی ماں باپ نے اس کی بچپن میں کی تھی اس لئے فرمایا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا کہ اَے خدا تُو ان پر رحم کر، تا کہ جو کسرِ عمل میں رہ جائے دعا سے پوری ہو جائے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 25 تا 26 وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ○ رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡ نُفُوۡسِکُمۡ ؕ اِنۡ تَکُوۡنُوۡا صٰلِحِیۡنَ فَاِنَّهٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا ○ (ترجمہ: اور (ان پر) رحم کرتے ہوئے ان کیلئے خاکساری کا بازو جھکا دے اور (ان کیلئے دعا کرتے وقت) کہا کر (کہ اَے) میرے ربّ ان پر (اسی طرح) مہربانی کر کیونکہ انہوں نے (میری) بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ تمہارا ربّ جو کچھ (بھی) تمہارے دلوں میں ہو اسے (سب سے) بہتر جانتا ہے اگر تم نیک ہو گے تو (یاد رکھو کہ) وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو بہت ہی بخشنے والا ہے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اور ان کیلئے رحمت کے ساتھ اپنے انکسار کے بازو نیچے گرا دے۔ اور یہ دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب تُو ان پر رحم کر۔ کیونکہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

اس لطیف تشبیہ میں بتایا ہے کہ تیرا ہاتھ ہر وقت ان کی خدمت میں لگا رہنا چاہئے۔

اس آیت میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ انسان بالعموم والدین کی ویسی خدمت نہیں کر سکتا۔ جیسی کی ماں باپ نے اس کی بچپن میں کی تھی۔ اس لئے فرمایا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا کہ اَے خدا تُو ان پر رحم کر، تا کہ جو کسرِ عمل میں رہ جائے دعا سے پوری ہو جائے۔ کَ کے معنے تشبیہ کے بھی ہوتے ہیں۔ ان معنوں کی رو سے اشارہ کیا گیا ہے کہ بڑھاپے میں ماں باپ کو ویسی ہی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ بچہ کو بچپن میں۔

والدین کیلئے یہ دعا اس لئے بھی سکھائی گئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا اسے خود بھی اپنا فرض ادا کرنے کا خیال رہے گا۔

یعنی اگر ایسی نیک نیتی اپنے دل میں پیدا کرے جو اوپر بیان ہوئی ہے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کے عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے یعنی اس کے عمل میں جو کمی رہ جائے اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دیتا ہے۔ اس آیت کا مضمون اس حدیث سے بھی ملتا ہے جو اوپر گزر چکی ہے اور جس کا یہ مضمون ہے کہ والدین کی خدمت کا موقع پا کر بھی جس کے گناہ نہ بخشے جائیں اس پر لعنت ہو کیونکہ اس آیت کا مضمون یہی بتاتا ہے کہ جو صالح ہو گا یعنے اوپر کے احکام کے مطابق عمل کرے گا تو اس سے خدا تعالیٰ مغفرت کا معاملہ کرے گا۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 322، مطبوعہ قادیان 2010ء)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قید میں رکھے جانور کی موت پر عذاب

(2365) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسے اس نے بند کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی تو وہ اُس بلی کی وجہ سے آگ میں داخل ہوئی۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا (اس سے کہا گیا) تو نے اسے قید رکھا اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے نہ تو نے اسے کھلایا اور نہ پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

تین اشخاص جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کو شفقت کی نظر نہیں کرے گا

(2369) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کو نہ بات کرے گا اور نہ اُن کی طرف (شفقت کی) نظر کرے گا۔ ایک وہ شخص جس نے اپنا تجارتی سامان بیچنے کیلئے قسم کھائی کہ مجھے اس کیلئے اس سے بہت زیادہ دیا جاتا تھا جواَب دیا جاتا ہے، بحالیکہ وہ جھوٹا ہے اور ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لئے کھائی کہ وہ کسی مسلمان شخص کا مال مارلے اور ایک وہ شخص جس نے اپنا بچا ہوا پانی روک لیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج میں بھی اپنا فضل تجھ سے روکتا ہوں، جیسا کہ تو نے وہ بچی ہوئی چیز روک لی تھی، جو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنائی تھی۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المساقاۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

پیغام سیدنا حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 27 جنوری 2023ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
اہم سوالات کے جوابات از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
اعلان نکاح
نماز جنازہ حاضر وغائب
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
اعلان وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آپ لوگوں نے اپنی تمام تر استعداد، قابلیت اور صلاحیت سے اپنی روحانی حالت کی مسلسل اصلاح کرنی ہے اور اپنے چال چلن اور اخلاق کے معیاروں کو اس حد تک بلند کرنا ہے جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی ہے

اسلام کے مستقبل اور امن عالم کے قیام کا تمام دارومدار خلافت پر ہے

مَیں ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھے اور اس سے فائدہ اٹھائے، بالخصوص میرے خطبات اور دیگر موقعوں کے خطابات باقاعدگی سے سنیں

جماعت احمدیہ سویٹزرلینڈ کے 40ویں جلسہ سالانہ منعقد 9 تا 11 رستمبر 2022ء کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

29-08-2022

پیارے احباب جماعت احمدیہ سویٹزرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کو دو سالہ کووڈ (Covid) کی وبا کے بعد ایک بار پھر باقاعدہ طور پر اپنا چالیسواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 9، 10 اور 11 رستمبر 2022ء کو منعقد کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ الحمد للہ۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو مبارک کرے اور تمام شاملین اس کی عظیم برکات سے حصہ لیں، ہمارے مذہب اسلام کے فہم میں ترقی کریں اور روحانی فوائد سے مستفیض ہوں۔

اللہ کرے کہ آپ لوگ اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے والے اور تقویٰ و طہارت میں ترقی کرنے والے ہوں۔ آپ نے اسی بات پر خوش نہیں ہو جانا کہ آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا، جن کی بعثت کی پیش خبری حضور ﷺ نے خود دی تھی۔ بلکہ آپ لوگوں نے اپنی تمام تر استعداد، قابلیت اور صلاحیت سے اپنی روحانی حالت کی مسلسل اصلاح کرنی ہے اور اپنے چال چلن اور اخلاق کے معیاروں کو اس حد تک بلند کرنا ہے جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی ہے نیز شرائط بیعت کو بھی پورا کرنے کی جدوجہد کرنی ہے۔

جلسہ کے دوران فرض نمازوں اور نوافل کے علاوہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہیں۔ ذکر الٰہی انسان کی توجہ فرض نمازوں کی طرف مبذول کرتی ہے۔ اور اگر انسان مسلسل عبادت میں لگا رہے تو یہ امر اسے ذکر الٰہی کی طرف لے جاتا ہے۔ پس روزانہ باقاعدگی سے پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کر کے، آپ لوگ پہلے سے بڑھ کر خدا سے تعلق قائم کرنے والے بنیں گے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’سوا اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو‘‘۔ (کشتیٔ نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

میں آپ کی توجہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کی بنیادی اہمیت کی طرف دلانا چاہتا ہوں، جس کی وجہ سے ہمارے اوپر بے شمار فضل ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں کو خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرنے کی اور ہر حال میں کامل وفاداری کا نمونہ دکھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ لوگ اپنی اولادوں کو بھی خلافت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ خلافت کی سرپرستی کے مبارک سایہ اور تربیت میں رہیں۔ یاد رکھیں! کہ اسلام کے مستقبل اور امن عالم کے قیام کا تمام دارومدار خلافت پر ہے۔ اس حوالہ سے میں ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ بالخصوص میرے خطبات اور دیگر موقعوں کے خطابات باقاعدگی سے سنیں۔ بیشک ایم ٹی اے ایک بہترین ذریعہ ہے جو آپ کو بلاواسطہ خلافت سے وابستہ رکھتا ہے۔

جلسہ کے خوش قسمت شاملین ہونے کے لحاظ سے آپ لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پرخلوص اور پرجوش دعاؤں کے خصوصی حقدار ہیں۔ آپؑ نے جلسہ میں سفر کر کے شرکت کرنے والوں کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذُوالۡمَجۡدِ وَالۡعَطَا اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘ (اشتہار 7 ردسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 342)

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے آپ وارث ٹھہریں۔ اللہ آپ کے جلسہ سالانہ کو عظیم کامیابی سے نوازے۔ اللہ کرے کہ آپ سب بہترین احمدی مسلمان بنیں تا کہ آپ اسلام اور انسانیت کی خاطر ایک نئے جذبہ سے اور تازہ دم ہو کر خدمت بجا لا سکیں۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14 راکتوبر 2022)

......☆......☆......☆......

بقیہ سیرۃ خاتم النّبیینؐ از صفحہ 8

ذمہ وار ہوں گے۔

(48) کفار میں سے جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کر لیتے تھے ان کی حفاظت اور حقوق کا آپؐ کو خاص خیال رہتا تھا۔ چنانچہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ مَنۡ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمۡ یَرِحۡ رَائِحَةَ الۡجَنَّةِ۔ یعنی جو مسلمان کسی معاہد کافر کو قتل کرے گے، اسے جنت کی ہوا تک نہیں پہنچے گی۔

نیز آپؐ نے یہ حکم جاری فرمایا تھا کہ جو مسلمان کسی معاہد کافر کو یونہی غلطی سے بلا ارادے کے قتل کر دے اس کا فرض ہوگا کہ اسکے رشتہ داروں کو اس کی پوری پوری دیت ادا کرنے کے علاوہ ایک غلام آزاد کرے۔

(49) معاہد کافر کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ مَنۡ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انۡتَقَصَهٗ اَوۡ كَلَّفَهٗ فَوۡقَ الطَّاقَةِ اَوۡ اَخَذَ مِنۡهُ شَيۡئًا بِغَيۡرِ طِيۡبِ نَفۡسِهٖ فَاَنَا حَجِيۡجُهٗ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ۔ یعنی جو مسلمان کسی معاہد کافر پر کسی قسم کا ظلم کرے گا یا اسے نقصان پہنچائے گا یا اس پر کوئی ایسی ذمہ داری یا ایسا کام ڈالے گا جو اس کی طاقت سے باہر ہے یا اس سے کوئی چیز بغیر اس کی خوشی اور مرضی کے لے گا تو اے مسلمانو! سن لو میں قیامت کے دن اس معاہد کافر کی طرف سے ہو کر اس مسلمان کے خلاف انصاف چاہوں گا۔‘‘

(50) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے خلاف جنگ کرنے کو نکلتے تھے تو فتح حاصل ہونے کے بعد عموماً تین دن سے زیادہ وہاں نہیں ٹھہرتے تھے اور یہ غالباً اس لئے کرتے تھے کہ وہاں کے لوگوں کیلئے اسلامی لشکر کا قیام موجب تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔

(51) سب سے آخر میں مگر غالباً سب سے بڑھ کر یہ کہ جہاد میں دین کی حفاظت اور فتنہ کے سدباب کے سوا کسی اور نیت کو سخت ناجائز سمجھا جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام اعلان تھا کہ جو شخص غنیمت کے لالچ میں یا لڑائی کے اظہار کیلئے یا کسی اور دنیاوی غرض سے نکلتا ہے وہ جہاد کے ثواب سے قطعی محروم ہے۔ اس ضمن میں کسی قدر مفصل بحث اوپر گزر چکی ہے۔

اس جگہ یہ ذکر بھی بے موقع نہ ہوگا کہ اس زمانہ میں عرب میں لڑنے کا طریق یہ ہوتا تھا کہ جب فوجیں ایک دوسرے کے سامنے ہو جاتیں تھیں تو خاص خاص لوگ انفرادی مقابلوں کیلئے نکل کر مبارزطلبی کرتے تھے اور ان انفرادی مقابلوں کے بعد عام حملہ کیا جاتا تھا۔ جنگ میں پیدل اور گھوڑے پر سوار ہو کر دونوں طرح لڑنے کا دستور تھا مگر گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنا بہتر سمجھا جاتا تھا۔ اونٹ عموماً صرف سفر کاٹنے یا اسباب اٹھانے کیلئے استعمال کئے جاتے تھے۔ آلات حرب حملہ کیلئے تلوار، نیزہ اور تیر کمان تک محدود تھے اور دفاع کیلئے ڈھال اور زرہ اور خود استعمال کئے جاتے تھے۔ عرب کے بعض قبائل میں دشمن پر پتھر کی بارش برسانے کیلئے ایک قسم کی مشین بھی استعمال ہوتی تھی جسے منجنیق کہتے تھے۔ اس مشین کا خیال غالباً ایران سے عرب میں آیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسکا استعمال محاصرہ طائف کے موقع پر فرمایا تھا۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 318 تا 323، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اَے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کی طرف بلاتے ہیں اگر وہ حق ہے تو ساتوں بار انہی کا تیر نکال، میں نے سات بار قرعہ ڈالا اور ساتوں بار آپؐ کا ہی تیر نکلا

اخلاص ووفا کے پیکر بدری صحابہ حضرت ابولُبَابہ بن عبدالمنذرؓ، حضرت ابوالضَّیَّاح بن ثابت بن نعمانؓ، حضرت اَنَسَہ مَوْلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابومَرْ ثَد بن ابی مَرْ ثَد، حضرت ابومَرْ ثَد کَنَّازؓ، حضرت سَلِیْط بن قیس بن عمروؓ، حضرت مُجَذَّر بن زیادؓ، حضرت رِفَاعَہ بن رَافع بن مَالِک بن عجلانؓ، حضرت ابواُسَید بن مَالِک رَبِیعہؓ، حضرت عبداللہ بن عَبد الاَسَدؓ، حضرت خَلَّاد بن رَافعؓ، حضرت عَبَّاد بن بشرؓ اور حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/جنوری 2023ء بمطابق 27/صلح 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ○

آج صحابہؓ کے ذکر میں سے ہی کچھ بیان کروں گا۔ پہلا جو ذکر ہے وہ حضرت ابولُبَابہ بن عبدالمنذرؓ کا ہے۔ ان کے بارے میں بعض اَور روایات ملی ہیں وہ بھی پیش کر دیتا ہوں۔ تفصیل تو پہلے بھی آ چکی ہے۔

علامہ ابن عبدالبَر اپنی تصنیف الاستیعاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا (سورۃ التوبہ:102) کہ "اور کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے اچھے اعمال اور دوسرے بد اعمال ملا جلا لیے" میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابولُبَابہ اور ان کے ساتھ سات آٹھ یا نو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ حضرات غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ بعد میں شرمسار ہوئے اور خدا کے حضور توبہ کی اور اپنے آپ کو ستونوں کے ساتھ باندھ لیا۔ ان کا اچھا عمل توبہ اور ان کا بُرا عمل جہاد سے پیچھے رہنا تھا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 4، صفحہ 1741، ابولُبَابہ بن عبدالمنذر دار الجیل بیروت)

مُجَمِّع بن جَارِیَہ سے روایت ہے کہ حضرت خَنْسَاء بنتِ خِذَام حضرت اُنیس بن قَتَادہؓ کی زوجیت میں تھیں جب آپؓ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔ پھر حضرت خَنْسَاء بنتِ خِذَامؓ کے والد نے آپ کی شادی مُزَیْنَہ قبیلہ کے ایک آدمی سے کی جسے آپ ناپسند کرتی تھیں۔ حضرت خَنْسَاءؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح فسخ کر دیا تو حضرت خَنْسَاءؓ سے حضرت ابولُبَابہ نے شادی کی جس سے حضرت سَائِب بن ابولُبَابہ پیدا ہوئے۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نُعَیم، جلد 1، صفحہ 250، اُنَیس بن قَتَادَہؓ، دار الوطن للنشر)

عبدالجبار بن وَرْد سے روایت ہے کہ مَیں نے ابن ابی مُلَیْکَہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ عبداللہ بن ابی یزید کا کہنا ہے کہ حضرت ابولُبَابہؓ ہمارے پاس سے گزرے ہم ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں گئے ان کے ساتھ ہم بھی گھر میں داخل ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑے میں بیٹھا ہے۔ مَیں نے اُس سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرآن کو خوش آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب اِسْتِحْبَابِ التَّرْتِیلِ فِی الْقِرَاءَۃِ، حدیث نمبر:1471)

پھر ذکر ہے حضرت ابوالضیاح بن ثابت نعمانؓ کا ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوالضیاحؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر کیلئے نکلے تھے لیکن پنڈلی پر پتھر کی نوک لگنے سے زخم آیا جس کی وجہ سے وہ واپس لَوٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں اُن کا حصہ رکھا۔ (البدایۃ والنہایۃ، جزء 5، صفحہ 252، کتاب المغازی فصل غزوہ بدر العظمیٰ دار الھجر بیروت 1997ء)

پھر حضرت اَنَسَہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ حضرت اَنَسَہؓ کی کنیت ابومَسْرُوح اور بعض کے نزدیک ابومِسْرَح بیان ہوئی ہے۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 1، صفحہ 283، اَنَسَہ مولی النبیؐ، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1995ء) حضرت اَنَسَہؓ سَرَاۃ میں پیدا ہوئے تھے۔ سَرَاۃ یمن اور حبشہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ (اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 1، صفحہ 301، اَنَسَہؓ، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان) (روشن ستارے، جلد 1، صفحہ 145)

ان کی ہجرت کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ جب آپؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو آپ حضرت کلثوم بن ہِدْمؓ کے ہاں ٹھہرے جبکہ بعض روایات کے مطابق آپ حضرت سعد بن خَیْثَمہؓ کے ہاں ٹھہرے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 35، اَنَسَہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1990ء)

امام زُہریؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد ملاقات کرنے والوں کو ملنے کی اجازت دے دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کیلئے حضرت اَنَسَہؓ اجازت لیا کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 36، اَنَسَہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1990ء) اندر گھر ملاقاتیوں کی اطلاع دینی آپؓ کا کام تھا۔

پھر ذکر ہے حضرت مَرْ ثَد بن ابی مَرْ ثَدؓ کا۔ عمران بن مَنَّاح کہتے ہیں کہ جب ابومَرْ ثَد اور ان کے بیٹے مَرْ ثَد بن ابی مَرْ ثَد نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اس وقت آپ دونوں حضرت کلثوم بن ہِدْمؓ کے ہاں ٹھہرے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ آپؓ غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے اور سریۂ رجیع والے دن آپؓ کی شہادت ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء 3، صفحہ 35، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2017ء)

حضرت مَرْ ثَدؓ کے ایک بیٹے اُنَیس بن ابی مَرْ ثَد الغنوی کا ذکر ملتا ہے۔ آپ کو انس بھی کہا جاتا ہے مگر اُنَیس اکثر ملتا ہے۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ اور غزوہ حنین میں شامل تھے۔

(اَسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 306، انیس بن مَرْ ثَد دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء)

ابن حجر نے حضرت مَرْ ثَدؓ کی شہادت صفر چار ہجری بیان کی ہے۔ (تہذیب التہذیب، جلد 6، صفحہ 642، مَرْ ثَد بن ابی مَرْ ثَد، دار الحدیث قاہرہ 2010ء)

پھر ذکر ہے حضرت ابومَرْ ثَد کَنَّاز بن الحُصَین الغَنَوِیؓ کا۔ انکا نام کَنَّاز تھا۔ ولدیت حُصَین بن یَرْبُوع۔ آپؓ کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض کے نزدیک آپ کا نام کَنَّاز بن حُصَین جبکہ بعض کے نزدیک حُصَین بن کَنَّاز تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام ایمن تھا مگر زیادہ مشہور کَنَّاز بن حُصَین ہی تھے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر عسقلانی، باب الکنی، ابومَرْ ثَد الغنوی، جزء 7، صفحہ 305، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت ابومَرْ ثَدؓ حضرت حمزہؓ کے ہم عمر اور ان کے حلیف تھے۔ آپؓ لمبے قد کے مالک تھے اور آپؓ کے سر کے بال گھنے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ، جزء 3، صفحہ 34، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت ابومَرْ ثَدؓ اور ان کے بیٹے حضرت مَرْ ثَد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کو غزوۂ بدر میں شرکت کی توفیق ملی۔ آپؓ کے بیٹے حضرت مَرْ ثَدؓ واقعۂ رجیع میں شہید ہوئے۔ (اَسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ لابن اثیر، جزء 6، صفحہ 276-277، ابومَرْ ثَد الغنوی، دار الکتب العلمیۃ بیروت) پہلے بیان ہو چکا ہے۔

حضرت ابومَرْ ثَدؓ کے ایک پوتے حضرت اُنَیس بن مَرْ ثَدؓ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ وہ فتح مکہ اور غزوہ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

(اَسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر، جزء 1، صفحہ 306، اُنَیس بن مَرْ ثَد، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بیان ہوا ہے کہ ربیع الاول دو ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس شتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کی قیادت میں مدینہ سے مشرق کی جانب سیف البحر علاقہ عِیص کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت حمزہؓ اور ان کے ساتھی جلدی جلدی وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مکہ کا رئیسِ اعظم ابوجہل تین سو سواروں کا ایک لشکر لیے ان کے استقبال کو موجود ہے۔ دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرائی کرنے لگ گئیں اور لڑائی شروع ہونے والی ہی تھی کہ اس علاقے کے رئیس مَجْدِی بن عَمرو الجُہَنِّی نے جو دونوں فریقوں کے ساتھ تعلق رکھتا تھا درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کروایا اور لڑائی ہوتے ہوتے رک گئی۔ یہ مہم سریہ حمزہ بن عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 329) حضرت ابومَرْ ثَدؓ بھی اس سریہ میں شامل تھے۔ روایت میں ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا لواء، جھنڈا حضرت حمزہؓ کو باندھا تھا اور اس سریہ میں حضرت حمزہؓ کا یہ جھنڈا حضرت ابومَرْ ثَد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھائے ہوئے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء 2، صفحہ 3-4، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پھر ذکر ہے حضرت سَلِیْط بن قیس بن عمروؓ کا۔ حضرت سَلِیْطؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عدی بن نَجَّار سے تھا۔ (اَسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 538، سَلِیْط بن قیس، دار الکتب العلمیۃ بیروت

لبنان) حضرت سَلِیْطؓ کی والدہ کا نام حضرت زُغیبہ بنت زُرَارَۃؓ تھا جو حضرت اَسْعَد بن زُرارۃؓ کی ہمشیرہ تھیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 388، سَلِیْط بن قیس، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1990ء)

ایک روایت میں بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے بھائی ولید بن ولید کو غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت سَلِیْط بن قَیسؓ نے قید کیا تھا۔(امتاع الاسماع، جلد 6، صفحہ 248، اولاد عم ام سلمۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1999ء)

فتح مکہ کے موقع پر انصار کے قبیلہ بَنُو مَازِن کا جھنڈا حضرت سَلِیْط بن قیسؓ کے پاس تھا۔(امتاع الاسماع، جلد 7، صفحہ 168-169، واما اللواءات والرأیات، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1999ء)

اسی طرح غزوۂ حنین کے موقع پر بھی بنو مازن کا جھنڈا حضرت سَلِیْطؓ کے پاس تھا۔

(کتاب المغازی، جلد3، صفحہ 896، غزوہ حنین، مکتبہ عالم الکتب)

تیرہ ہجری میں جبکہ بعض کے مطابق چودہ ہجری کے آغاز میں حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جنگِ جسر کا واقعہ پیش آیا۔ یہ جنگ مسلمانوں اور فارسیوں کے درمیان موجودہ عراق کے علاقے میں لڑی گئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت ابوعُبَید بن مسعود ثَقَفیؓ تھے اس لیے اس جنگ کو جنگِ جِسْرَ اِبی عُبَید بھی کہتے ہیں۔ اس جنگ کے مزید نام ہیں جنگِ مَرْوَحَہ جو دریائے فرات کے مغربی کنارے پر واقع ایک جگہ کا نام ہے۔ جنگ قُسُّ النَّاطِف۔ یہ بھی دریائے فرات کے مشرقی کنارے پر کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ اس جنگ میں دو ہزار ایرانی تہ تیغ ہوئے جبکہ بعض روایات کے مطابق چھ ہزار ایرانی مارے گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے بعض روایات کے مطابق اس جنگ میں اٹھارہ سو مسلمان شہید ہوئے جبکہ بعض کے مطابق چار ہزار مسلمان شہید ہوئے جن میں ستر انصار اور بائیس مہاجرین بھی شامل تھے۔ ان شہداء میں حضرت سَلِیْط بن قیسؓ بھی شامل تھے۔ بعض کے نزدیک اس معرکہ میں سب سے آخر میں شہید ہونے والے حضرت سَلِیْط بن قیسؓ تھے۔

(ماخوذ از الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء، جلد 2، جزء 2، صفحہ 124-129، عالم الکتب بیروت)(ماخوذ از البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، جلد 4، صفحہ 46، مکتبۃ المعارف بیروت)(ماخوذ از اٹلس فتوحات اسلامیہ از احمد عادل کمال، حصہ دوم، صفحہ 90، معرکہ جسر، مکتبہ دارالسلام)(البدایۃ والنہایۃ، جلد 9، صفحہ 594، مطبوعہ دار ھجر بیروت)(معجم البلدان، جلد 4، صفحہ 349، دارالصادر بیروت لبنان)(سیر اعلام النبلاء سیر الخلفاء الراشدون، صفحہ 100، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1996ء)

بعض مؤرخین کے مطابق آپؓ کی نسل آگے نہیں چلی جبکہ بعض کے مطابق آپؓ کے بیٹے کا نام عبداللہ بن سَلِیْط تھا جس نے آپ سے ایک روایت بیان کی ہے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت سَلِیْطؓ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام ثُبَیْتَہ تھا جو حضرت سُخَیلہ بنتِ صِمَّہؓ کے بطن سے تھی۔ اُسد الغابہ کے مؤلف لکھتے ہیں کہ آپؓ کی اولاد کی نسل آگے نہیں چلی۔

عبداللہ بن سَلِیْط بن قیس اپنے والد حضرت سَلِیْط بن قیسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص کا باغ تھا جس میں کسی دوسرے انصاری شخص کے کھجور کے درخت تھے اور وہ شخص اس باغ میں صبح وشام آیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اس کے درختوں میں سے جو باغ کی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان کی کھجوریں اس انصاری کو دیا کریں جس کا باغ تھا۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 538، سَلِیْط بن قیس، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 388، سَلِیْط بن قیس، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، 1990ء)

پھر ذکر ہے حضرت مُجَذَّر بن زِیَادؓ کا۔ موسیٰ بن عُقْبہ نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ ابویَسَر نے ابوبَخْتَرِی کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں نے کہا ہے کہ مُجَذَّر نے اسے قتل کیا تھا۔ حضرت مُجَذَّرؓ نے جاہلیت میں سُوَید بن صَامِت کو قتل کر دیا تھا اور اس قتل نے جنگِ بُعَاث کو برانگیختہ کیا تھا۔ بعد میں حضرت مُجَذَّرؓ اور حضرت حارث بن سُوَید بن صامتؓ نے اسلام قبول کر لیا لیکن حارِث بن سُوَید موقع کی تلاش میں رہے کہ اپنے والد کے بدلہ میں انہیں قتل کریں۔ غزوۂ احد میں جب قریش نے مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حارث بن سوید نے پیچھے سے ان کی گردن پر وار کر کے انہیں شہید کر دیا۔ غزوۂ حمراء الاَسَد سے واپسی پر حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ حارِث بن سُوَید نے مُجَذَّر بن زیاد کو دھوکے سے قتل کر دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ حارِث بن سُوَید کو مُجَذَّر بن زیاد کے بدلے میں قتل کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دن تشریف لے گئے جب قبا میں سخت گرمی تھی۔ حضرت عُوَیم بن سَاعِدہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر مسجد قبا کے دروازے پر حارث بن سُوَید کو قتل کیا تھا۔ طبقات الکبریٰ کی یہ روایت ہے غالباً۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء الثالث، صفحہ 283، المُجَذَّر بن زیاد، داراحیاء التراث بیروت 1996ء)(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، الجزء الخامس، صفحہ 572-573، المُجَذَّر بن زیاد، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)(امتاع الاسماع، جلد 10، صفحہ 10، فصل فی ذکر من کان یقیم الحدود بین یدی رسول اللہؐ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1999ء)

پھر حضرت رِفَاعَہ بن رَافِع بن مَالِک بن عجلانؓ کا ذکر ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت رِفَاعَہ بن رَافِعؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ مُعاذ بنِ رِفَاعَہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت رِفَاعَہ بن رَافِع اور ان کے خالہ زاد بھائی حضرت معاذ بن عَفْراءؓ نکلے اور مکہ مکرمہ پہنچے جب دونوں ثَنِیَّہ پہاڑی سے نیچے اترے تو انہوں نے ایک شخص کو درخت کے نیچے بیٹھے دیکھا۔ راوی کے مطابق یہ واقعہ چھ انصاریوں کے نکلنے سے پہلے کا ہے یعنی بیعت عقبہ اولیٰ سے پہلے کا واقعہ ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ہم نے، اُس شخص کو دیکھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تو ہم نے کہا کہ اس شخص کے پاس چلتے ہیں اور اپنا سامان اس کے پاس رکھوا دیتے ہیں یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کر آئیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاہلیت کے رواج کے مطابق سلام کیا مگر آپؐ نے اسلامی طریق کے مطابق سلام کا جواب دیا اور ہم کہتے ہیں کہ ہم نبی کے بارے میں سن تو چکے تھے کہ مکہ میں کسی نے دعویٰ کیا ہے مگر ہم نے آپؐ کو نہ پہچانا۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپؐ نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ پس ہم نیچے اتر آئے اور آپؐ سے پوچھا کہ وہ شخص کہاں ہے جو نبوت کا دعویدار ہے اور وہ کہتا ہے جو بھی وہ کہتا ہے یعنی جو بھی اس کا دعویٰ ہے وہ اپنے دعویٰ کے متعلق کہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مَیں ہی ہوں۔ پھر کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسلام کے بارے میں بتایا اور پوچھا کہ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ ہم نے کہا انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ بت کس نے پیدا کیے ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو؟ ہم نے کہا یہ ہم نے خود بنائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا پھر پیدا کرنے والا عبادت کا زیادہ حق دار ہے یا وہ جن کو پیدا کیا گیا ہے۔ پھر تو تم زیادہ حقدار ہو کہ تمہاری عبادت کی جائے کیونکہ تم بتوں کے پیدا کرنے والے ہو اور پھر آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کی عبادت اور اس کی گواہی کی طرف بلاتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں اور آپس میں صلہ رحمی کرنے اور دشمنی کو چھوڑ دینے کی طرف بلاتا ہوں جو لوگوں کے ظلم کی وجہ سے ہو۔ ہم نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم! جس چیز کی طرف آپؐ بلاتے ہیں اگر جھوٹی ہوئی تو بھی یہ عمدہ باتیں ہیں اور اَحسن اخلاق ہیں۔ آپؐ ہماری سواری کو سنبھالیں یہاں تک کہ ہم طواف کر آئیں۔ مُعاذ بن عَفْرَاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی بیٹھے رہے۔

رِفَاعَہ بن رَافِع کہتے ہیں پس میں بیت اللہ کا طواف کرنے گیا۔ میں نے سات تیر نکالے اور ایک تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقرر کر لیا جو اُن کا طریقہ تھا۔ دل کی تسلی کیلئے یہ تیروں سے شگون لیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں پھر بیت اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دعا مانگی۔ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کی طرف بلاتے ہیں اگر وہ حق ہے تو ساتوں بار انہی کا تیر نکال۔ میں نے سات بار قرعہ ڈالا اور ساتوں بار آپؐ کا ہی تیر نکلا۔

میں زور سے بولا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ پس لوگ میرے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے یہ شخص مجنون ہے، صابی ہو گیا ہے۔ میں نے کہا بلکہ مومن آدمی ہے۔ یعنی جس کی تم باتیں کر رہے ہو وہ تو مجنون ہے، صابی ہے لیکن میں نے کہا نہیں بلکہ مجھے تو لگتا ہے مومن آدمی ہے۔ پھر میں مکہ کے بالائی علاقے میں آ گیا۔ پس جب مُعاذ نے مجھے دیکھا تو کہا رِفَاعَہ ایسے نورانی چہرے کے ساتھ آ رہا ہے جیسا کہ جاتے وقت نہ تھا۔

یعنی کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ نورانی چہرہ نہیں تھا جیسا کہ اب ہے۔ پس میں آیا اور اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورۂ یوسف اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھائی۔ پھر ہم واپس آ گئے۔

(المستدرک علی الصحیحین، جلد 4، صفحہ 165-166، کتاب البرّ والصّلہ، حدیث 7241، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت رِفاعہ بن رَافِعؓ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا جس کی وجہ سے میری آنکھ پھوٹ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ پر اپنا لعاب لگایا اور میرے لیے دعا کی تو مجھے اس سے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 53، باب ذکر برکۃ اثر ریقہ ویدہ صلی اللہ علیہ وسلم دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو آدمی علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتا ہے،

فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اس کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں

(سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے سب سے بہتر ہے

اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کیلئے بہترین ہے

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار)

طالبِ دُعا : اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

ایک دوسری روایت کے مطابق جنگِ بدر کے دن تیر حضرت رِفَاعَہ بن رَافِعؓ کو نہیں بلکہ ان کے والد رَافِع بن مَالِک کی آنکھ میں لگا تھا۔(المستدرک علی الصحیحین، کتاب البرّ والصّلہ ،صفحہ 1876،حدیث نمبر 5024 مکتبہ نزار مصطفی البار 2000ء) بہرحال اللہ بہتر جانتا ہے لیکن نتیجہ بہرحال وہی ہے کہ تکلیف دُور ہوئی۔

حضرت رِفَاعَہ بن رَافِعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔اسی دوران ایک شخص آپؐ کے پاس آیا جو بدوی لگ رہا تھا۔اس نے آکر نماز پڑھی اور بہت ہلکی پڑھی۔ پھر مڑا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو۔ واپس جاؤ پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ پھر گیا اور نماز پڑھی۔ پھر وہ آیا اور آکر اس نے آپؐ کو سلام کیا۔آپؐ نے پھر فرمایا تم پر بھی سلامتی ہو اور فرمایا کہ واپس جاؤ پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔اس طرح اس نے دو بار یا تین بار کیا۔ ہر بار وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپؐ کو سلام کرتا اور آپؐ فرماتے تم پر بھی سلام ہو۔ واپس جاؤ پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔تو لوگ ڈرے اور ان پر یہ بات گراں گزری کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی ہے اس نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ وہاں جو لوگ، صحابہ ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے ان کو بڑا خوف محسوس ہوا کہ اس کا مطلب ہے کہ ہلکی نمازیں تو پھر نماز ہی نہیں ہے۔

ہمیں بھی اس لحاظ سے اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

آخر اس آدمی نے عرض کیا کہ ہمیں پڑھ کر دکھا دیں اور مجھے سکھا دیں۔ میں انسان ہی تو ہوں میں صحیح بھی کرتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہو جاتی ہے تو آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے جب تم نماز کیلئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو پہلے وضو کرو جیسے اللہ نے تمہیں وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ پھر اگر تمہیں کچھ قرآن یاد ہو تو اسے پڑھو ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو۔ پھر رکوع میں جاؤ اور خوب اطمینان سے رکوع کرو۔اس کے بعد بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور خوب اعتدال سے سجدہ کرو۔ پھر بیٹھو اور خوب اطمینان سے بیٹھو پھر اٹھو۔ جب تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر تم نے اس میں کچھ کمی کی تو تم نے اتنی ہی اپنی نماز میں سے کمی کی۔(سنن الترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی وصف الصلوٰۃ، حدیث:302)

حضرت رِفَاعَہ بن رَافِعؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ پوری طرح وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے۔ اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی الوضوء، حدیث:460)

ایک اَور روایت میں حضرت رِفَاعَہ بن رَافِعؓ سے اس واقعہ کی روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب تم کھڑے ہو اور تم نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو اللہ اکبر کہو اور سورہ فاتحہ پڑھو اور اس کے ساتھ جتنا قرآن اللہ چاہے، جتنا تمہیں یاد ہے یا جو پڑھنا چاہتے ہو تم پڑھو جب تم رکوع کرو تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھو اور اپنی کمر سیدھی رکھو اور انہوں نے کہا جب تم سجدہ کرو تو اطمینان سے سجدہ کرو اور جب تم سر اٹھاؤ تو اپنے بائیں ران پر بیٹھو۔(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود، حدیث نمبر 859)

پھر ذکر ہے حضرت ابواُسَید مَالِک بن رَبِیعہ کا۔عثمان بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابواُسَید کو دیکھا وہ اپنی داڑھی زرد رنگتے تھے۔(الطبقات الکبریٰ، جزء3، صفحہ 421، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2017ء)

ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ اَبُواُسَید مَالِک بن رَبِیعہ غزوہ بدر میں شریک تھے جب ان کی اخیر عمر میں بینائی چلی گئی تو انہوں نے کہا کہ اگر آج میں بدر کے مقام پر ہوتا اور میری بینائی بھی ٹھیک ہوتی تو مَیں تم کو وہ گھاٹی دکھاتا جہاں سے فرشتے نکلے تھے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک اور وہم نہیں ہوگا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 431، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

ابواُسَید مَالِک بن رَبِیعہ سَاعِدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران بنوسَلِمہ کا ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ کے مر جانے کے بعد بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی کوئی صورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ ان کیلئے دعا کرنا اور ان کیلئے استغفار کرنا۔ ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور جو ان دونوں کے رشتہ دار ہیں ان سے صلہ رحمی کرنا، انہیں جوڑے رکھنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی برالوالدین، حدیث 5142) اس طرح ان کو بھی ثواب پہنچتا رہے گا۔ ان کی روح کو بھی ثواب پہنچتا رہے گا۔ ان کی مغفرت کے سامان ہوتے رہیں گے۔

مَالِک بن رَبِیعہ سے مروی ہے کہ مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔ تو ایک شخص نے کہا اور بال کتروانے والوں کی؟ تو آپؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا اور بال کتروانے والوں کی بھی۔ مَیں بھی اس روز سر منڈائے ہوئے تھا مجھے اس سے جو مسرت ہوئی وہ مجھے سرخ اونٹ یا بہت زیادہ مال ملنے پر بھی نہ ہوتی۔(الطبقات الکبری، جزء2، صفحہ 79-80، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

عثمان بن اَرْقَم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا: تمہارے پاس جو مالِ غنیمت ہے اسے چھوڑ دو تو حضرت ابواُسَید السَّاعِدیؓ نے عَائِذ المرزبانی تلوار رکھ دی تو حضرت ارقمؓ نے اسے اٹھا لیا۔ اور کہا یا رسول اللہؐ! یہ مجھے دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار ان کو عطا کر دی۔(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، جلد 1، صفحہ 295، حدیث 1022، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر حضرت عبداللہ بن عبدالاسدؓ کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ محمد بن عُمارہ کہتے ہیں کہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنے والوں میں سب سے پہلے ہمارے پاس حضرت ابوسَلَمہ بن عَبدالاَسَدؓ تشریف لائے۔ وہ دس محرم کو مدینہ آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول کو مدینہ میں تشریف لائے۔ وہ مہاجرین جو سب سے پہلے آئے اور بنوعمرو بن عوف میں ٹھہرے اور جو مہاجرین آخر پر آئے ان کے درمیان دو مہینوں کا فرق ہے۔

حضرت ام سَلَمہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسَلَمہؓ نے جب مدینہ ہجرت کی تو قبا میں حضرت مُبَشِّر بن عَبدِ المنذِرؓ کے ہاں ٹھہرے۔ ہجرت کی تو وہ قبا میں حضرت مُبَشِّر بن عَبدِ المنذِرؓ کے ہاں ٹھہرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسَلَمہ بن عبدالاَسَدؓ اور حضرت سَعدِ بن خَیْثَمَہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز3، صفحہ 181، ومن بنی مخزوم: ابوسَلَمہ بن عبدالاَسَد دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ بنو طے کے ایک شخص نے جو کہ اپنی بھتیجی سے ملنے کیلئے مدینہ آیا تھا یہ خبر دی کہ خُوَیلِد کے بیٹے طُلَیْحَہ اور سَلَمہ اپنی قوم اور اپنے حلیفوں میں گھوم رہے ہیں اور اپنی قوم اور ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکا کر جنگ پر آمادہ کر رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَبُو سَلَمہ یعنی حضرت عَبدُ اللہ بن عَبدُ الاَسَد کو بلا کر بنواَسَد کی سرکوبی کیلئے ڈیڑھ سو مہاجرین اور انصار کی سرکردگی میں بھیجا اور ان کو لِوَاء یعنی ایک پرچم تیار کر کے دیا اور جس شخص نے بنواَسَد کے متعلق یہ اطلاع دی تھی اس کو بطور رہبر ساتھ بھیجا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسَلَمہؓ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ تم آگے بڑھتے رہو یہاں تک کہ بنواَسَد کے علاقے میں جا کر پڑاؤ ڈالو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ تمہارا سامنا کریں تم ان پر حملہ کر دو۔ چنانچہ اس حکم پر حضرت ابوسَلَمہؓ نہایت تیزی کے ساتھ رات دن سفر کرتے ہوئے عام راستوں سے ہٹ کر چلے تاکہ بنواَسَد کو ان کی پیش قدمی کی خبر ہونے سے پہلے وہ ان کے سر پر اچانک پہنچ جائیں۔ آخر چلتے چلتے وہ بنو اَسَد کے ایک چشمے پر پہنچ گئے اور انہوں نے مویشیوں کے باڑے پر حملہ کر دیا اور ان کے تین چرواہوں کو پکڑ لیا۔ باقی تمام لوگ جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت ابوسَلَمہؓ نے اپنے دستے کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور ایک حصہ اپنے پاس رکھ کر باقی دو کو اِدھر اُدھر روانہ کر دیا۔ یہ لوگ کچھ اَور اونٹ اور بکریاں پکڑ لائے مگر کسی آدمی کو نہ پکڑ سکے۔ اسکے بعد حضرت ابوسَلَمہؓ واپس مدینہ لوٹ آئے۔ یہ سیرت الحلبیہ کا حوالہ ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ، جزء ثالث، صفحہ 231، باب سرایاہ وبعوثہ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

عمرو بن ابوسَلَمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسَلَمہؓ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور ابواُسَامہ جُشَمِی نے غزوہ احد میں انہیں زخمی کیا۔ اس نے حضرت ابوسَلَمہؓ کے بازو پر برچھی سے وار کیا۔ حضرت ابوسَلَمہؓ ایک ماہ تک اس زخم کا علاج کرتے رہے جو بظاہر اچھا بھی ہو گیا۔ زخم مندمل ہو گیا جس کی خرابی کو کوئی نہ پہچانتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے پینتیسویں مہینے محرم میں انہیں ایک سریہ میں قَطَن میں بنواَسَد کی طرف بھیجا۔ قَطَن کے متعلق کہتے ہیں یہ عُنَیزَہ (نجد) اور خیبر کے وسط میں ایک پہاڑی ہے جس کے شمال میں بنواَسَد بن خزیمہ آباد تھے۔ بہرحال وہ دس سے زائد راتیں مدینہ سے باہر رہنے کے بعد واپس لوٹے تو ان کا زخم خراب ہو گیا اور وہ بیمار ہو گئے اور تین جمادی الآخر چار ہجری کو وفات پا گئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز 3، صفحہ 182، ومن بنی مخزوم: ابوسَلَمہ بن عبدالاَسَد دارالکتب العلمیۃ بیروت)(فرہنگ سیرت، صفحہ 237، زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

اَبُوقِلَابَہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسَلَمہ بن عبدالاَسَدؓ کے پاس عیادت کیلئے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے ساتھ ہی ان کی روح پرواز کر گئی۔

راوی کہتے ہیں کہ اس پر وہاں عورتوں نے کچھ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رُک جاؤ۔ اپنی جانوں کیلئے خیر کے سوا اَور کوئی دعا نہ کیا کرو کیونکہ فرشتے میت کے پاس یا فرمایا میت کے اہل کے پاس حاضر ہوتے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے
علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمات وہی بجا لا سکتا ہے
جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ہیں۔ وہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ لہٰذا اپنے لیے سوائے خیر کے اَور کوئی دعا نہ کرو۔ یہ رونا پیٹنا جو ہے ناں جس کو ہمارے ہاں سیاپے کرنا بھی کہتے ہیں وہ نہیں ہونا چاہیے۔ پھر فرمایا: اے اللہ! ان کیلئے ان کی قبر کو کشادہ کر دے اور ان کیلئے اس میں روشنی کر دے۔ ان کے نور کو بڑھا دے اور ان کے گناہ کو معاف کر دے۔ اے اللہ! ان کا درجہ ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر۔ اور ان کے پسماندگان میں تو ان کا قائمقام ہو جا۔ ہمیں اور ان کو بخش دے۔ اے رب العالمین! پھر فرمایا: جب روح نکلتی ہے تو نظر اسکے پیچھے ہوتی ہے۔ کیا تم اسکی آنکھیں کھلی نہیں دیکھتے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جز3، صفحہ 183، ومن بنی مخزوم: ابوسَلَمہ بن عبدالاَسد دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پھر ذکر ہے حضرت خَلَّادْ بن رَافِع اَلزُّرَقِی ؓ کا۔ یہ انصاری تھے۔ حضرت خَلَّادْ بن رَافِع ؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوخزرج کی شاخ عَجْلَان سے تھا۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 472، دارالکتب العلمیۃ بیروت مطبوعہ 2001ء)

ان کی والدہ کا نام ام مَالِک بنت اُبَی بن مَالِک تھا۔ حضرت خَلَّادْ کے بیٹے کا نام یحییٰ تھا جو ام رَافِع بنت عثمان بن خَلْدَہ کے بطن سے تھے۔ یہی لکھا ہے کہ ان کے تمام بچے شروع میں ہی وفات پا گئے تھے۔

(الطبقات الکبری، الجزء الثالث، صفحہ 447، خَلَّادْ بن رَافِع دارالکتب العلمیۃ 1990ء)

جیسا کہ نماز پڑھنے کے بارے میں ایک روایت بیان ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تین دفعہ ایک شخص کو فرمایا کہ دوبارہ پڑھو۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ ؓ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو اور اسی طرح اس کو دوبارہ لوٹا دیا۔ پھر اس کو لوٹایا اور یہی کہا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا اس لیے آپؐ مجھے سکھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کیلئے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو۔ پھر قرآن میں سے جو میسر ہو پڑھو یعنی سورہ فاتحہ کے بعد جو میسر ہے۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدے میں اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ الغرض اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، حدیث 757)

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کہتے ہیں کہ وہ شخص جس کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا وہ حضرت خَلَّادْ بن رَافِع ؓ تھے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جز 2، صفحہ 458، باب صفۃ الصلاۃ، حدیث نمبر 790 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

پھر حضرت عَبَّاد بن بِشْر ؓ کا ذکر ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر بھی حضرت عَبَّاد بن بشر ؓ کو بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ چنانچہ حضرت ام سَلَمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں خندق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور کسی جگہ بھی آپؐ سے الگ نہیں ہوئی۔ آپؐ خود بھی خندق کی نگرانی فرماتے تھے۔ ہم سخت سردی میں تھے میں آپؐ کو دیکھ رہی تھی کہ آپؐ اٹھے اور جس قدر اللہ نے چاہا آپؐ نے اپنے خیمے میں نماز پڑھی۔ پھر آپؐ باہر نکلے اور دیکھا۔ کچھ دیر کیلئے نظر دوڑائی پھر میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا یہ تو مشرکوں کے گھڑ سوار ہیں جو خندق کا چکر لگا رہے ہیں۔ انہیں کون دیکھے گا؟ پھر آپؐ نے آواز دی۔ اے عَبَّاد بن بِشْر! حضرت عَبَّادؓ نے عرض کی میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی اَور بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ہوں۔ ہم آپؐ کے خیمے کے اردگرد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاؤ اور خندق کا چکر لگاؤ۔ یہ ان مشرکین کے گھڑ سواروں میں سے کچھ گھڑ سوار ہیں جو تم پر چکر لگا رہے ہیں اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ تمہاری غفلت میں اچانک تم پر حملہ کر دیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ہم سے ان کے شر کو دُور کر دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما اور ان کو مغلوب کر دے۔ تیرے علاوہ کوئی انہیں مغلوب نہیں کر سکتا۔

پھر حضرت عَبَّاد بن بِشْر ؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلے اور دیکھا کہ ابوسفیان مشرکین کے چند گھڑ سواروں کے ساتھ تھا اور وہ خندق کی تنگ جگہ کا چکر لگا رہا تھا اور مسلمان جو اس کنارے پر وہاں بیٹھے تھے، ان کے بارے میں آگاہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے، مسلمانوں نے ان پر پتھر اور تیر برسائے۔ پھر ہم بھی ان کے ساتھ رک گئے اور ہم نے بھی ان پر تیر اندازی کی یہاں تک کہ ہم نے ان مشرکین کو تیر اندازی کرتے ہوئے اپنی جگہ سے ہٹنے پر مجبور کر دیا اور وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف لَوٹ گئے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور مَیں نے آپؐ کو نماز کی حالت میں پایا۔ پھر مَیں نے آپؐ کو اس واقعہ کے بارے میں آگاہ کیا۔ حضرت ام سَلَمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی سانس کی آواز سنی اور آپؐ اس وقت تک نہ اٹھے یہاں تک کہ مَیں نے حضرت بلال ؓ کو صبح کی اذان دیتے ہوئے سنا اور فجر کی سفیدی نظر آ گئی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائی۔ حضرت ام سَلَمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ عَبَّاد بن بِشْر پر رحم فرمائے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ؓ میں سے سب سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کے ساتھ چمٹے رہے اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرتے رہے۔ (کتاب المغازی للواقدی، جزء1، صفحہ 396-397، غزوۃ الخندق، دارالکتب العلمیۃ بیروت مطبوعہ 2013ء)

''حضرت عائشہ ؓ فرمایا کرتی تھیں کہ انصار میں سے تین اشخاص اپنی افضلیت میں جواب نہیں رکھتے تھے یعنی'' حضرت ''اُسَید بن الحُضَیر''، حضرت ''سَعد بن مُعاذ اور'' حضرت ''عَبَّاد بن بِشْر۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ؓ، صفحہ 229)

تحویلِ قبلہ کے متعلق روایت ہے۔ اس میں حضرت عَبَّاد بن بِشْر کا نام بھی آتا ہے۔ چنانچہ حضرت تُوَیْلَہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم بنو حارِثہ میں ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور دو رکعت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھی تھیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے آ کر ہمیں بتایا کہ قبلہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ پھر ہم نے جگہ تبدیل کر لی اور مرد عورتوں کی جگہ کی طرف منتقل ہو گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ کی طرف۔ ایک روایت کے مطابق اس اطلاع دینے والے آدمی کا نام حضرت عَبَّاد بن بِشْر بن قُیظی تھا جو کہ قبیلہ بنو حَارِثہ سے تعلق رکھتے تھے جبکہ ایک دوسرے قول کے مطابق یہ شخص عَبَّاد بن بِشْر بن وَقْش تھے جو بَنُو عَبدِ الاَشْہَل سے تعلق رکھتے تھے۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جزء3، صفحہ 148-149، دارالکتب العلمیۃ بیروت) (سیر اعلام النبلاء لامام الذھبی، جزء1، صفحہ 339، عَبَّاد بن بشر، الرسالۃ العالمیۃ الطبعۃ الثانیۃ 2014ء)

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب قریشِ مکہ کی طرف سے سُہَیل بن عمرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی غرض سے آیا تو اس وقت بھی حضرت عَبَّاد بن بشر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوہے کی خَود پہنے کھڑے تھے اور آپ کے ساتھ ایک اَور صحابی حضرت سَلَمہ بن اسلم بھی تھے۔ دورانِ گفتگو جب سہیل کی آواز بلند ہوئی تو حضرت عَبَّاد بن بِشْر نے اسے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آواز دھیمی رکھو۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جزء5، صفحہ 52، باب ذکر الہدنۃ وکیف الصلح یوم الحدیبیۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت عَبَّاد بن بِشْر ہر غزوے کے موقع پر پیش پیش رہے چنانچہ جب عُیَیْنَہ بن حِصْن فَزَارِی، بنوغَطْفَان کے چند سواروں کے ساتھ غابہ پر حملہ آور ہوا جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں چرا کرتی تھیں تو انہوں نے اونٹنیوں کی نگرانیوں پر متعین آدمی کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو ساتھ لے گئے۔ جب مدینہ میں یہ خبر پہنچی تو گھڑ سوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ روایت میں ذکر ہے کہ انصار میں سے حضرت مِقْدَاد بنِ اَسْوَد رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے پہلے حضرت عَبَّاد بن بِشْر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جزء 3-4، صفحہ 174-175، غزوۃ ذی قرد، دارالکتاب العربی بیروت مطبوعہ 2008ء)

یہ مہم غزوہ ذی قرد کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی تفصیل صحیح بخاری میں بھی آئی ہے۔ یَزِید بنِ ابی عُبَید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مَیں نے حضرت سَلَمہ بن اکوع ؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نماز فجر کی اذان سے پہلے مدینہ سے نکل کر غابہ کی طرف گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں ذی قرد مقام پر چَر رہی تھیں۔ کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کا ایک لڑکا مجھے رستے میں ملا۔ کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں لے گئے ہیں۔ میں نے کہا کون لے گئے ہیں؟ اس نے کہا غَطْفَان کے لوگ۔ کہتے تھے کہ یہ سنتے ہی میں نے یا صَبَاحَاہ کی آواز تین بار بلند کی اور ان کو پہنچا دی جو مدینہ کے دو پتھریلے میدانوں میں تھے۔ پھر اپنے سامنے بے تحاشا دوڑ پڑا یہاں تک کہ ان لٹیروں کو جا لیا اور وہ جانوروں کو پانی پلانے لگے تھے۔ میں نے انہیں تیروں کا نشانہ بنایا اور میں اچھا تیر انداز تھا اور یہ رجز کہتا جاتا تھا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں آج کا دن وہ ہے جس میں معلوم ہو جائے گا کہ دودھ پلانے والیوں نے کسے دودھ پلایا ہے اور میں گرجتے ہوئے یہ رجز یہ شعر پڑھتا تھا یہاں تک کہ ان سے تمام دودھیل اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان سے تیس چادریں بھی چھین لیں۔ کہتے تھے کہ میں اسی حال میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں سمیت آ پہنچے۔ مَیں نے کہا نبی اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی نہیں پینے دیا اور وہ پیاسے تھے۔ آپ ان کی طرف اس وقت دستہ بھیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: اکوع کے بیٹے! تم نے ان پر قابو پا لیا ہے اس لیے نرمی کرو۔

حضرت اکوع ؓ کہتے تھے پھر ہم لوٹ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے اپنی اونٹنی پر بٹھا لیا اور ہم اسی حالت میں مدینہ میں داخل ہوئے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، بَاب غَزْوَۃُ ذَاتِ الْقَرَدِ، روایت نمبر 4194)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ
علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

(خطبہ جمعہ 18رجون 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں بچوں کے ذہنوں میں اس بات کو ڈالنا ہوگا کہ
ہمیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ہمیں ان اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے
جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسلامی تعلیمات نے سکھائے ہیں

(روزنامہ الفضل آن لائن کی 30رستمبر 2022ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

پھر ذکر ہے حضرت حَاطِبْ بن اَبِی بَلْتَعہؓ کا۔ ان کی وفات تیس ہجری میں پینسٹھ سال کی عمر میں مدینہ میں ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد3، صفحہ 84، ومن حلفاء بنی اسد، دارالکتب العلمیۃ 1990ء)

ان کے بارے میں مزید لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے بھی آپ کو مُقَوقِس کے پاس مصر بھیجا اور ایک معاہدہ ترتیب دیا جو حضرت عَمرو بن عاصؓ کے حملہ مصر تک طرفین کے درمیان قائم رہا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد1، صفحہ 314، حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہ اللخمی، دارالجیل بیروت 1992ء)

حضرت حَاطِبؓ خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ ہلکی داڑھی تھی۔ گردن جھکی ہوئی تھی۔ پست قامت کی طرف مائل اور موٹی انگلیوں والے تھے۔ یعقوب بن عُتْبَہ سے مروی ہے کہ حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ نے اپنی وفات کے دن چار ہزار دینار اور دراہم چھوڑے۔ آپؓ غلّہ وغیرہ کے تاجر تھے اور آپؓ نے اپنا ترکہ مدینہ میں چھوڑا۔ (الطبقات الکبریٰ، لابن سعد، الجزء الثالث، صفحہ 85، ومن حلفاء بنی اَسَد دارالکتب العلمیہ 1990ء)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حَاطِب کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپؓ کی شکایت لے کر آیا۔ غلام نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حَاطِب ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو نے جھوٹ بولا۔ وہ اس میں ہرگز داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہوا تھا۔ (سنن ترمذی، ابواب المناقب، باب فیمن سب أصحاب النبی ﷺ، حدیث نمبر 3864)

حضرت سعید بن مسیّبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ کے پاس سے گزرے وہ بازار میں کشمش بیچ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا تو اپنی قیمت زیادہ کریں یا پھر ہمارے بازار سے چلے جائیں۔ مزید لکھا ہے کہ حضرت امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ عیدگاہ کے بازار میں حضرت حَاطِبؓ کے پاس سے گزرے۔ ان کے سامنے دو ٹوکریاں کشمش کی بھری پڑی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے ان کا نرخ پوچھا تو انہوں نے کہا دو مُدّ ایک درہم میں دے رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ مجھے طائف سے آنے والے قافلے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ آپؓ کے نرخ کا اعتبار کرتے ہیں۔ یا تو آپؓ نرخ زیادہ کریں یا پھر گھر میں بیٹھ کر جیسے چاہیں بیچیں۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ گھر آئے اور سوچ بچار کی تو پھر حضرت حَاطِبؓ کے گھر ان سے ملنے گئے اور ان سے کہا جو کچھ مَیں نے آپؓ سے کہا تھا وہ میری طرف سے کوئی زبردستی نہیں ہے اور نہ میری طرف سے وہ فیصلہ تھا۔ میں نے یہ بات صرف شہریوں کی بھلائی کیلئے کی تھی۔ آپؓ جہاں چاہیں بیچیں اور جتنے میں چاہیں بیچیں۔ (السنن الکبری للبیہقی، جزء6، حدیث 11146، جماع ابواب السلم، باب التسعیر، صفحہ 48، دارالکتب العلمیۃ 2003ء)

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مدینۂ منورہ میں قیمتوں پر اسلامی حکومت تصرف رکھتی تھی۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مدینہ کے بازار میں پھر رہے تھے کہ آپؓ نے دیکھا ایک شخص حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہ اَلمُصَلّٰی نامی بازار میں دو بورے سوکھے انگوروں کے رکھے بیٹھے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے بھاؤ دریافت کیا تو انہوں نے ایک درہم کے دو مُدّ بتائے۔ یہ بھاؤ بازار کے عام بھاؤ سے سستا تھا۔ اس پر آپؓ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے گھر جا کر فروخت کریں مگر بازار میں وہ اِس قدر سستے نرخ پر فروخت نہیں کرنے دیں گے کیونکہ اِس سے بازار کا بھاؤ خراب ہوتا ہے اور لوگوں کو بازار والوں پر بدظنی پیدا ہوتی ہے۔“ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”فقہاء نے اس پر بڑی بحثیں کی ہیں۔ بعض نے ایسی روایات بھی نقل کی ہیں کہ بعد میں حضرت عمرؓ نے اپنے اس خیال سے رجوع کر لیا تھا مگر بالعموم فقہاء نے حضرت عمرؓ کی رائے کو ایک قابلِ عمل اصل کے طور پر تسلیم کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ریٹ مقرر کرے ورنہ قوم کے اخلاق اور دیانت میں فرق پڑ جائے گا مگر یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ انہی اشیاء کا ذکر ہے جو منڈی میں لائی جائیں۔ جو اشیاء منڈی میں نہیں لائی جاتیں اور انفرادی حیثیت رکھتی ہیں ان کا یہاں ذکر نہیں۔ پس جو چیزیں منڈی میں لائی جاتی ہیں اور فروخت کی جاتی ہیں اُن کے متعلق اسلام کا یہ واضح حکم ہے کہ ایک ریٹ مقرر ہونا چاہئے تا کوئی دکاندار قیمت میں کمی بیشی نہ کر سکے۔ چنانچہ بعض آثار اور احادیث بھی فقہاء نے لکھی ہیں جن سے اس کی تائید ہوتی ہے۔“

(خطبات محمودؓ، جلد19، صفحہ 307-308، خطبہ 10رجون 1938ء)

یہاں مقابلہ بازی میں پھر ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے ایک ریٹ ہو۔

غزوۂ بنو مصطلق پانچ ہجری سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقیع کے مقام سے گزرے تو وہاں وسیع علاقہ اور گھاس دیکھی اور بہت سے کنویں دیکھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کنوؤں کے پانی کے متعلق پوچھا تو عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم ان کنوؤں کی تعریف کرتے ہیں تو ان کا پانی کم ہو جاتا ہے اور کنویں بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ کو حکم دیا کہ وہ ایک کنواں کھودیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا۔ حضرت بلال بن حارث مُزَنِیؓ کو اس پر نگران مقرر فرمایا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس زمین میں سے کتنے حصہ کو چراگاہ بناؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طلوع فجر ہو جائے تو ایک بلند آواز شخص کو کھڑا کرو۔ رات کے اندھیرے میں تو دُور تک آوازیں جاتی ہیں اس لیے دن کے وقت جب دن چڑھ جائے تو اس وقت ایک شخص کو کھڑا کرو پھر اسے مُقَمَّل نامی پہاڑی پر کھڑا کر کے جہاں تک اس شخص کی آواز جائے اتنے حصہ کو مسلمانوں کے گھوڑوں اور اونٹوں کی چراگاہ بنا دو جس کے ذریعہ سے وہ جہاد کر سکیں۔ یعنی جہاد کیلئے مسلمانوں کے جو گھوڑے اور اونٹ ہیں وہ وہاں چریں۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں کے چرنے والے جانوروں کے بارے میں کیا رائے ہے۔ مسلمانوں کے جو دوسرے جانور ہیں ان کے بارے میں (کیا رائے ہے؟) آپؐ نے فرمایا: وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے صرف جہادی جو جہاد کیلئے استعمال ہونے والے ہیں وہی اس جگہ سے چر سکتے ہیں۔ باقی اپنی اپنی چراگاہوں پر جائیں۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! اس کمزور مرد یا کمزور عورت کے بارے میں آپؐ کا کیا خیال ہے جس کے پاس قلیل تعداد میں بھیڑ بکریاں ہوں اور وہ انہیں منتقل کرنے پر قدرت نہ رکھتے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو اور انہیں چرنے دو۔ جو غریبوں کا تھوڑا بہت مال ہے اسے بے شک چرنے دو۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد4، صفحہ 352-353، غزوہ بنی المصطلق، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 1993ء)

یہ جو ایک روایت آئی ہے پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ ایک انصاری تھا جس نے حضرت زبیرؓ سے حَرَّہ کی اس ندی کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے لوگ کھجوروں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ پانی بہنے دو اور حضرت زبیرؓ نے نہ مانا تو وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا: زبیر! تم اپنے درختوں کو سیراب کر لو۔ پھر اپنے ہمسائے کیلئے پانی چھوڑ دو۔ انصاری کو غصہ آ گیا اور اس نے کہا: آپؐ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ یہ آپؐ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: زبیر! اپنے درختوں کو پانی دو۔ پھر پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک بھر آئے۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی وقت نازل ہوئی تھی کہ تیرے رب کی قسم! وہ ہرگز ہرگز مومن نہیں ہوں گے جب تک وہ تجھے ان باتوں میں حکم نہ مانیں جو اُن کے درمیان اختلافی صورت اختیار کرتی ہے۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المساقاۃ والسیر، باب سکر الانہار، حدیث نمبر 2359، 2360)

اس حدیث میں جن انصاری کا ذکر ہے ان کے بارے میں تفاسیر میں اختلاف ہے۔ تفسیر قرطبی میں مکی وَالنُّہَاس کے قول کے مطابق لکھا ہے کہ وہ انصاری حضرت حَاطِب بن اَبِی بَلْتَعہؓ تھے۔

(الجامع لاحکام القرآن لقرطبی، جزو6، صفحہ 441، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 2006ء)

تو یہ ہیں جن کا مَیں نے آج بیان کرنا تھا۔ کچھ تھوڑے سے رہ گئے ہیں وہ ان شاء اللہ آئندہ کبھی بیان کر دوں گا۔

......☆......☆......☆......

جہیز کی نمائش ایک غلط رسم ہے

”شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں، جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دولہن کیلئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار، باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے، باقی سب فضول رسمیں ہیں۔ ایک تو بری یا جہیز کی نمائش سے اُن لوگوں کا مقصد جو صاحبِ توفیق ہیں صرف بڑھائی کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ دیکھ لیا ہمارے شریکوں نے بھائی بہن یا بیٹا بیٹی کو شادی پر جو کچھ دیا تھا ہم نے دیکھو کس طرح اس سے بڑھ کر دیا ہے۔ صرف مقابلہ اور نمود و نمائش ہے......صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بیعت کی دس شرائط پر پوری طرح عمل کریں گے......جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ یہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کر لے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 101 تا 103)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال ۞ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار ۞ سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے ۞ تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ۞ لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

اسلامی آداب جہاد (بقیہ حصہ)

(13) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لازمی طریق تھا کہ جب کسی پارٹی یا دستہ یا فوج کو روانہ فرماتے تھے تو ان میں سے کسی شخص کو ان کا امیر مقرر فرما دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر تین آدمی بھی ہوں تو انہیں چاہئے کہ اپنے میں سے کسی کو اپنا امیر بنا لیا کریں اور آپؐ امیر کی اطاعت کی سخت تاکید فرماتے تھے۔ حتّٰی کہ فرمایا کہ اگر کوئی تم پر ایک بیوقوف حبشی غلام بھی امیر مقرر کر دیا جاوے تو اسکی پوری پوری اطاعت کرو۔ مگر ساتھ ہی یہ حکم تھا کہ اگر امیر کوئی ایسا حکم دے جو خدا اور اسکے رسول کے حکم کے صریح خلاف ہو تو اس معاملہ میں اس کی اطاعت نہ کرو مگر اس حال میں بھی اس کا ادب ضرور ملحوظ رکھو۔

(14) آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ جب کسی غزوہ میں کسی چڑھائی پر چڑھتے تھے تو تکبیر کہتے جاتے تھے یعنی اللہ کی بڑائی بیان کرتے تھے اور جب کسی بلندی سے نیچے اترتے تھے تو تسبیح کہتے تھے یعنی اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے تھے۔

(15) سفر میں صحابہ کو حکم ہوتا تھا کہ اس طرح پر پڑاؤ نہ ڈالا کریں کہ لوگوں کیلئے موجب تکلیف ہو۔ نیز حکم تھا کہ کوچ کے وقت اس طرح نہ چلا کرو کہ راستہ رک جاوے اور اس میں یہاں تک سختی فرماتے تھے کہ ایک دفعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص پڑاؤ اور رستے میں دوسروں کا خیال نہیں رکھے گا وہ جہاد کے ثواب سے محروم رہے گا۔

(16) آنحضرت ﷺ جب دشمن کے سامنے ہوتے تھے تو پہلے ہمیشہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

(17) لڑائی کیلئے آپؐ صبح کا وقت پسند فرمایا کرتے تھے اور جب دھوپ تیز ہو جاتی تھی تو رُک جاتے تھے اور پھر دوپہر گزار کر لڑائی کا حکم دیتے تھے۔

(18) لڑائی سے قبل آپؐ خود صحابہؓ کی صف آرائی فرمایا کرتے تھے اور صفوں میں بے ترتیبی کو بہت ناپسند فرماتے تھے۔

(19) اسلامی لشکر کے ساتھ عموماً دو قسم کے جھنڈے ہوتے تھے ایک سفید ہوتا تھا جو کسی لکڑی وغیرہ پر لپٹا ہوتا تھا اسے لواء کہتے تھے۔ دوسرا عموماً سیاہ ہوتا تھا جس کی ایک طرف کسی لکڑی وغیرہ سے بندھی ہوتی تھی اور وہ ہوا میں لہراتا تھا اسے رایہ کہتے تھے۔ یہ دونوں قسم کے جھنڈے لڑائی کے وقت خاص خاص آدمیوں کے سپرد کر دئے جاتے تھے۔

(20) آنحضرت ﷺ عموماً ہر لڑائی میں اپنی فوج کا کوئی لفظی شعار مقرر فرما دیا کرتے تھے جس سے اپنا بیگانہ پہچانا جاتا تھا۔

(21) فوج میں شور و شغب کو ناپسند کیا جاتا تھا اور نہایت خاموشی کے ساتھ کام کرنے کا حکم تھا۔

(22) لڑائی سے پہلے آنحضرت ﷺ اسلامی فوج کے مختلف دستوں پر مختلف صحابیوں کو امیر مقرر کر کے ان کی جگہیں متعین فرما دیتے تھے اور فرائض سمجھا دیتے تھے۔ ان کمانڈروں کے تقرر میں عموماً اس اصول کو مدنظر رکھا جاتا تھا کہ کسی دستہ پر اس شخص کو امیر بنایا جاوے جو ان میں صاحب اثر ہو۔

(23) بعض خاص خاص موقعوں پر آپؐ کا یہ بھی طریق تھا کہ صحابہ سے خاص بیعت لیتے تھے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت لینے کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔

(24) میدان جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوتا تھا کہ جب تک میں حکم نہ دوں لڑائی شروع نہ کی جاوے۔

(25) لڑائی کے دوران میں بھی آپؐ خاص خاص احکام جاری فرماتے رہتے تھے اور خود یا کسی بلند آواز صحابی کے واسطے سے پکار پکار کر ضروری ہدایات کا اعلان فرماتے تھے۔

(26) مسلمانوں کو بھاگنے یا ہتھیار ڈالنے کی قطعاً اجازت نہیں تھی۔ حکم تھا کہ یا غالب آؤ یا شہید ہو جاؤ۔ ہاں جنگی اغراض کیلئے وقتی طور پر پیچھے ہٹ آنے کی اجازت تھی لیکن اگر کبھی کسی بشری کمزوری کے ماتحت بعض لوگ بھاگ جاتے تھے تو آپؐ ان سے زیادہ ناراض نہیں ہوتے تھے بلکہ انہیں آئندہ کیلئے ہمت دلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ شاید تم لوگ جنگی تدبیر کے طور پر دوبارہ حملہ کرنے کیلئے پیچھے ہٹ آئے ہو گے۔

(27) صحابہ کو حکم تھا کہ لڑائی میں کسی کے منہ پر ضرب نہ لگائیں۔

(28) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ضرب لگانے میں سب لوگوں سے زیادہ نرم مسلمان کو ہونا چاہئے۔

(29) تاکیدی حکم تھا کہ جب تک عملاً لڑائی نہ ہو لے۔ قیدی نہ پکڑے جائیں۔ یہ نہیں کہ دشمن کو دیکھا اور کمزور پا کر قیدی پکڑنے شروع کر دئے۔

(30) حکم تھا کہ جو قیدی پکڑے جائیں انہیں بعد میں حسب حالات یا تو بطور احسان کے یونہی چھوڑ دیا جاوے یا ضروری ہو تو قید میں رکھا جاوے، مگر یہ قید صرف اس وقت رہ سکتی ہے کہ جب تک جنگ جاری رہے یا جنگ کی وجہ سے جو بوجھ پڑے ہوں وہ دور نہ ہو جائیں، اس کے بعد نہیں۔

(31) قیدیوں کے ساتھ نہایت درجہ نرمی اور شفقت کے سلوک کا حکم تھا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی وجہ سے صحابہ کو خود اپنے آرام کی نسبت بھی قیدیوں کے آرام کا خیال زیادہ رہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی حکم تھا کہ جو قیدی آپس میں قریبی رشتہ دار ہوں ان کو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ کیا جاوے۔

(32) قیدیوں کا فدیہ صرف نقدی کی صورت میں لینے پر اصرار نہ کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بدر کے بعض خواندہ قیدیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھوتہ کیا تھا کہ اگر وہ مسلمانوں کو نوشت وخواند سکھا دیں تو انہیں چھوڑ دیا جاوے گا۔ بعض اوقات کفار قیدیوں کو مسلمان قیدیوں کے تبادلہ میں بھی چھوڑ دیا جاتا تھا۔ نقد فدیہ کی صورت میں بھی مکاتبت کے طریق کی اجازت تھی۔

(33) مسلمانوں کو لوٹ مار اور غارت گری سے نہایت سختی سے روکا جاتا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق کسی قدر مفصل بحث اوپر گزر چکی ہے۔

(34) حکم تھا کہ اگر لڑائی کے وقت بھی کوئی دشمن اسلام کا اظہار کرے تو خواہ اس نے مسلمانوں کا کتنا ہی نقصان کیا ہو فوراً اس سے ہاتھ کھینچ لو۔ کیونکہ اب اس سے خطرہ کا احتمال نہیں رہا۔ چنانچہ اس ضمن میں اسامہ بن زید کا واقعہ اوپر گزر رہا ہے۔

(35) عہد و پیمان کے پورا کرنے کی نہایت سختی سے تاکید کی جاتی تھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد کا اس قدر پاس تھا کہ جب حذیفہ بن یمان مکہ سے ہجرت کر کے بدر کے موقعہ پر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپؐ سے عرض کیا کہ میں جب مکہ سے نکلا تھا تو قریش نے یہ شبہ کر کے کہ شاید میں آپؐ کی مدد کیلئے جا رہا ہوں مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میں آپؐ کی طرف سے نہ لڑوں گا۔ تو آپؐ نے فرمایا تو پھر تم جاؤ اور اپنا عہد پورا کرو ہمیں خدا کی امداد بس ہے۔ (یہ آنحضرت ﷺ کی کمال احتیاط تھی۔ حالانکہ فتویٰ کے طور پر ایسا عہد جو جبر کے طور پر حاصل کیا جاوے واجب الایفاء نہیں) اور حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں تو یہاں تک اعلان کیا تھا کہ جو مسلمان دشمن کے ساتھ دھوکا یا بدعہدی کرے گا میں اسکی گردن اڑا دوں گا۔

(36) میدان جنگ میں جو مسلمان شہید ہوتے تھے انہیں غسل نہیں دیا جاتا تھا اور نہ ہی خاص طور پر کفنایا جاتا تھا۔

(37) مجبوری کے وقت ایک ہی قبر میں کئی کئی شہداء کو اکٹھا دفن کر دیا جاتا تھا اور ایسے موقعوں پر ان لوگوں کو قبر میں پہلے اتارا جاتا تھا جو قرآن شریف زیادہ جانتے تھے۔ نیز شہداء کے متعلق حکم تھا کہ انہیں میدان جنگ میں ہی دفنا دیا جاوے۔

(38) شہداء کا جنازہ بعض اوقات تو لڑائی کے فوراً بعد پڑھ دیا جاتا تھا اور بعض اوقات جب امن کی صورت نہ ہو تو بعد میں کسی اور موقع پر پڑھا دیا جاتا تھا۔

(39) آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا کہ حتّی الوسع دشمن کے مقتولوں کو بھی اپنے انتظام میں دفن کروا دیتے تھے۔

(40) اسلامی جنگوں میں لڑنے والے تنخواہ دار نہیں ہوتے تھے۔

(41) مال غنیمت کی تقسیم کا یہ اصول تھا کہ سب سے پہلے امیر لشکر غنیمت کے مال میں سے کوئی ایک چیز اپنے لئے چن لیتا تھا جسے صفیہ کہتے تھے۔ پھر سارے اموال کا پانچواں حصہ خدا اور اسکے رسول کیلئے الگ کر دیا جاتا تھا اور اسکے بعد بقیہ مال فوج میں بحصہ برابر تقسیم کر دیا جاتا تھا اس طرح پر کہ سوار کو پیدل کی نسبت دو حصے زیادہ دیا جاتا تھا اور نیز مقتول کافر کا ذاتی سامان جو اس کے جسم پر ہو وہ بھی مسلمان قاتل کا حق سمجھا جاتا تھا۔

(42) جو خمس خدا اور اسکے رسول کیلئے الگ کیا جاتا تھا اس میں کچھ تو آنحضرت ﷺ اپنے اہل وعیال اور اقرباء میں تقسیم فرما دیتے تھے اور بیشتر حصہ اسکا مسلمانوں کی اجتماعی دینی اور قومی اغراض میں صرف ہوتا تھا اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ سے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مجھے خمس کے علاوہ ایک اونٹ کے بال کے برابر بھی لینا حرام ہے وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ اور پھر یہ خمس بھی تمہارے ہی کام آتا ہے۔

(43) لڑائی کے میدان میں عام طور پر نماز کی ادائیگی کا یہ طریق تھا کہ امام تو ایک ہی رہتا تھا لیکن فوج کے آدمی مختلف حصوں میں باری باری آ کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے اور بقیہ فوج دشمن کے سامنے رہتی تھی اسے صلوٰۃ خوف کہتے ہیں اور مختلف حالات کے ماتحت اس کی مختلف صورتیں تھیں۔

(44) شروع شروع میں بعض صحابہ سفروں میں روزے رکھتے تھے اور بعض افطار کرتے تھے، لیکن آخری ایام میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سفر میں روزہ نہ رکھا جاوے اور فرمایا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔ جن صحابہ نے آپؐ کے اس حکم کو محض ایک سفارش سمجھ کر روزہ رکھ لیا ان کے متعلق آپ نے فرمایا: اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔ یعنی یہ لوگ نافرمانی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

(45) جاسوس کے قتل کا عرب میں دستور تھا اور آنحضرت ﷺ نے اسے برقرار رکھا۔

(46) دشمن کے قاصد کو روک لینے یا کسی قسم کا نقصان پہنچانے یا قتل کرنے سے آنحضرت ﷺ سختی سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ بعض لوگ کفار کے قاصد ہو کر آئے اور انہوں نے آپؐ کے سامنے گستاخانہ طریق سے باتیں کیں۔ آپؐ نے فرمایا تم قاصد ہو اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایک اور موقع پر ایک قاصد آیا اور آپؐ سے مل کر مسلمان ہو گیا اور پھر اس نے آپؐ سے عرض کیا کہ میں اب واپس جانا نہیں چاہتا۔ آپؐ نے فرمایا: میں بدعہدی کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ تم قاصد ہو تمہیں بہرحال واپس جانا چاہئے۔ ہاں اگر پھر آنا چاہو تو آ جانا۔ چنانچہ وہ گیا اور کچھ عرصہ کے بعد موقع پا کر پھر واپس آ گیا۔

(47) جب مکہ اور مدینہ کی سرزمین شرک کے عنصر سے پاک ہو گئی اس وقت یہ اعلان کیا گیا کہ اگر اب بھی کوئی بیرونی مشرک مذہبی تحقیق کیلئے حجاز میں آنا چاہے تو بخوشی آ سکتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اسکی حفاظت اور پُرامن واپسی کے ہم

باقی صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔رضی اللہ عنہ)

(926) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرکے واپس ملازمت پر گیا۔تو کچھ روز اپنی بیعت کو خفیہ رکھا کیونکہ مخالفت کا زور تھا اور لوگ میرے معتقد بہت تھے۔اس وجہ سے کچھ کمزوری سی دکھائی یہاں تک کہ مَیں نے اپنے گھر کے لوگوں سے بھی ذکر نہ کیا۔لیکن رفتہ رفتہ یہ بات ظاہر ہوگئی اور بعض آدمی مخالفت کرنے لگے لیکن وہ کچھ نقصان نہ کر سکے۔گھر کے لوگوں نے ذکر کیا کہ بیعت تو آپ نے کرلی ہے لیکن آپ کا پہلا پیر ہے اور وہ زندہ موجود ہے، وہ ناراض ہوکر بددعا کرے گا۔ ان کی آمدورفت اکثر ہمارے پاس رہتی تھی۔مَیں نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بیعت کی ہے اور جن کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ مسیح اور مہدی کا درجہ رکھتے ہیں۔باقی کوئی خواہ کیسا ہی نیک یا ولی کیوں نہ ہو وہ اس درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور ان کی بددعا کوئی بداثر نہیں کرے گی کیونکہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔مَیں نے اپنے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے یہ کام کیا ہے۔اپنی نفسانی غرض کیلئے نہیں کیا۔الغرض وہ میرے مرشد کچھ عرصہ بعد بدستور سابق میرے پاس آئے اور انہوں نے میری بیعت کا معلوم کرکے مجھ کو کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔جب مرشد آپ کا موجود ہے تو اس کو چھوڑ کر آپ نے یہ کام کیوں کیا؟ آپ نے ان میں کیا کرامت دیکھی؟ مَیں نے کہا کہ میں نے ان کی یہ کرامت دیکھی ہے کہ ان کی بیعت کے بعد میری رُوحانی بیماریاں بفضلِ خدا دور ہوگئی ہیں اور میرے دل کو تسلی حاصل ہوگئی ہے۔انہوں نے کہا کہ مَیں بھی ان کی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں کہ اگر تمہارا لڑکا ولی اللہ ان کی دُعا سے اچھا ہوجائے تو میں سمجھ لونگا کہ آپ نے مرشد کامل کی بیعت کی ہے اور اس کا دعویٰ سچّا ہے۔اس وقت میرے لڑکے ولی اللہ کی ٹانگ بسبب ضرب کے خشک ہوکر چلنے کے قابل نہیں رہی تھی۔ایک لاٹھی بغل میں رکھتا تھا اور اس کے سہارے چلتا تھا اور اکثر دفعہ گر پڑتا تھا۔اس بات پر تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ باوجود اسکے کہ پہلے کئی ڈاکٹروں اور سول سرجنوں کے علاج کئے تھے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا تھا۔اتفاقاً ایک نیا سول سرجن سیالکوٹ میں آگیا جس کا نام میجر ہیوگو تھا۔وہ رعیہ میں شفا خانہ کا معائنہ کرنے کیلئے بھی آیا۔تو مَیں نے اُسے ولی اللہ شاہ کو دکھایا۔اس نے کہا کہ علاج سے اچھا ہوسکتا ہے۔مگر تین دفعہ آپریشن کرنا پڑے گا۔چنانچہ اس نے ایک دفعہ سیالکوٹ میں آپریشن کیا اور دو دفعہ شفاخانہ رعیہ میں جہاں میں متعین تھا آپریشن کیا۔ادھر مَیں نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کیلئے بھی تحریر کیا۔خدا کے فضل سے وہ بالکل صحت یاب ہوگیا اور لاٹھی کی ضرورت نہ رہی۔تب مَیں نے اس بزرگ کو کہا کہ دیکھئے خدا کے فضل سے حضرت صاحب کی دعا کیسی قبول ہوئی۔اس نے کہا کہ یہ تو علاج سے ہوا ہے۔مَیں نے کہا کہ علاج تو پہلے بھی تھا لیکن اس علاج میں شفا صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(927) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب مَیں نے حضرت صاحب کی بیعت کی تو ولی اللہ شاہ کی والدہ کو خیال رہتا تھا کہ سابقہ مرشد کی ناراضگی اچھی نہیں۔ان کو بھی کسی قدر خوش کرنا چاہئے تاکہ بددعا نہ کریں۔ان کو ہم لوگ پیشوا کہا کرتے تھے۔ولی اللہ شاہ کی والدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اچھا جانتی تھیں اور آپ کی نسبت حسن ظن تھا۔صرف لوگوں کے طعن وتشنیع اور پیشوا کی ناراضگی کا خیال کرتی تھیں اور بیعت سے رُکی ہوئی تھیں۔اس اثناء میں وہ خود بہت بیمار ہوگئیں اور تپ محرقہ سے حالت خراب ہوگئی۔ان کی صحت یابی کی کچھ امید نہ تھی۔مَیں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے برادر زادہ شیر شاہ کو جو وہاں پڑھتا تھا۔قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کیلئے اور مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں کسی نسخہ کے حاصل کرنے کیلئے روانہ کر دو۔امید ہے کہ خداوند کریم صحت دیگا۔چنانچہ اس کو روانہ کر دیا گیا اور وہ دوسرے دن قادیان پہنچ گیا اور حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست دُعا پیش کی۔حضور نے اسی وقت توجہ سے دُعا کی اور فرمایا کہ مَیں نے بہت دُعا کی اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے گا۔ڈاکٹر صاحب سے آپ جا کر کہیں کہ گھبرائیں نہیں۔خدا تعالیٰ صحت دے گا اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ نسخہ تجویز فرمائیں۔انہوں نے نسخہ تجویز کرکے تحریر فرما دیا۔جس روز شام کو حضور نے قادیان میں دعا فرمائی اس سے دوسرے روز شیر شاہ نے واپس آنا تھا۔وہ رات ولی اللہ شاہ کی والدہ پر اس قدر سخت گذری کہ معلوم ہوتا تھا کہ صبح تک وہ نہ بچیں گی اور ان کو بھی یقین ہوگیا کہ مَیں نہیں بچوں گی۔اسی روز انہوں نے خواب میں دیکھا کہ شفاخانہ رعیہ میں جہاں مَیں ملازم تھا اسکے احاطہ کے بیرونی طرف سڑک کے کنارہ ایک بڑا سا خیمہ لگا ہوا ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیمہ مرزا صاحب قادیانی کا ہے۔کچھ مرد ایک طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور کچھ عورتیں ایک طرف بیٹھی ہوئی ہیں۔مرد اندر جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں۔پھر عورتوں کی باری آئی وہ بھی ایک ایک کرکے باری باری جاتی ہیں۔جب خود ان کی باری آئی تو یہ بہت ہی نحیف اور کمزور شکل میں پردہ کئے ہوئے حضور کی خدمت میں جا کر بیٹھ گئیں۔آپ نے فرمایا۔آپ کو کیا تکلیف ہے۔انہوں نے انگلی کے اشارہ سے سینہ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مجھ کو بخار ہے۔دل کی کمزوری اور سینہ میں درد ہے۔آپ نے اسی وقت ایک خادمہ کو کہا کہ ایک پیالہ میں پانی لاؤ۔جب پانی آیا تو آپ نے اس پر دم کیا اور اپنے ہاتھ سے ان کو وہ دیا اور فرمایا۔اس کو پی لیں، اللہ تعالیٰ شفا دیگا۔ پھر سب لوگوں نے اور آپ نے دعا کی اور وہ پانی انہوں نے پی لیا۔پھر والدہ ولی اللہ شاہ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں اور اسم شریف کیا ہے۔فرمایا کہ مَیں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور میرا نام غلام احمد ہے اور قادیان میں میری سکونت ہے۔خدا کے فضل سے پانی پیتے ہی ان کو صحت ہوگئی۔اس وقت انہوں نے نذر مانی کہ حضور کی خدمت میں بیعت کیلئے جلد حاضر ہوں گی۔فرمایا بہت اچھا۔بعد اسکے وہ بیدار ہوگئیں۔جب انہوں نے یہ خواب دیکھی تو ابھی شیر شاہ قادیان سے واپس نہ پہنچا تھا بلکہ دوسرے دن صبح کو پہنچا۔اس رات کو بہت مایوسی تھی اور میرا خیال تھا کہ صبح جنازہ ہوگا لیکن صبح بیدار ہونے کے بعد انہوں نے آواز دی کہ مجھ کو بھوک لگی ہے۔مجھے کچھ کھانے کو دو اور مجھے بٹھاؤ۔اسی وقت ان کو اٹھایا اور دودھ پینے کیلئے دیا اور سخت حیرت ہوئی کہ یہ مردہ زندہ ہوگئیں۔عجیب بات تھی کہ اس وقت ان میں طاقت بھی اچھی پیدا ہوگئی اور اچھی طرح گفتگو بھی کرنے لگیں۔میرے پوچھنے پر انہوں نے یہ سارا خواب بیان کیا اور کہا کہ یہ سب اس پانی کی برکت ہے جو حضرت صاحب نے دم کرکے دیا تھا اور دعا کی تھی۔صبح کو وہ خود بخود بیٹھ بھی گئیں اور کہا کہ مجھ کو فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا دو کیونکہ مَیں عہد کر چکی ہوں کہ مَیں آپ کی بیعت کیلئے حاضر ہونگی۔مَیں نے کہا ابھی آپ کی طبیعت کمزور ہے اور سفر کے قابل نہیں۔جس وقت آپ کی حالت اچھی ہوجائے گی۔آپ کو پہنچا دیا جائے گا لیکن وہ برابر اصرار کرتی رہیں کہ مجھ کو بے قراری ہے جب تک بیعت نہ کرلوں مجھے تسلی نہ ہوگی اور شیر شاہ بھی اس روز قادیان سے دوائی لے کر آگیا اور سب ماجرا بیان کیا کہ حضرت صاحب نے بڑی توجہ اور دردِ دل سے دعا کی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ اچھے ہوجائیں گے۔جب مَیں نے تاریخ کا مقابلہ کیا تو جس روز حضرت صاحب نے قادیان میں دُعا کی تھی۔اسی روز خواب میں ان کو زیارت ہوئی تھی اور یہ واقعہ پیش آیا تھا۔اس پر ان کا اعتقاد کامل ہوگیا اور جانے کیلئے اصرار کرنے لگیں۔چنانچہ ان کو صحت یاب ہونے پر قادیان ان کے بھائی سید حسین شاہ اور شیر شاہ ان کے بھتیجے کے ساتھ روانہ کر دیا۔حضرت صاحب نے ان کی بڑی خاطر تواضع کی اور فرمایا کچھ دن اور ٹھہریں۔وہ تو چاہتی تھیں کہ کچھ دن اور ٹھہریں۔مگر ان کا بھتیجا مدرسہ میں پڑھتا تھا اور بھائی ملازم تھا اس لئے وہ نہ ٹھہر سکیں اور واپس رعیہ آگئیں۔ایک دن کہنے لگیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔آپ نے دو انگلیاں کھڑی کرکے فرمایا۔مَیں اور مسیح دونوں ایک ہیں۔وہ انگلیاں وُسطیٰ اور سبابہ تھیں۔چونکہ ولی اللہ شاہ کی والدہ بیعت سے پہلے بھی صاحب حال تھیں۔پیغمبروں اور اولیاء اور فرشتوں کی زیارت کر چکی تھیں۔ان کو خواب کے دیکھنے سے حضرت صاحب پر بہت ایمان پیدا ہوگیا تھا اور مجھ سے فرمانے لگیں کہ آپ کو تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان جانا چاہئے اور سخت بے قراری ظاہر کی کہ ایسے مقبول کی صحبت سے جلدی فائدہ اٹھانا چاہئے۔زندگی کا اعتبار نہیں۔ان کے اصرار پر مَیں تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان پہنچا۔سب اہل وعیال ساتھ تھے۔حضرت صاحب کو کمال خوشی ہوئی اور اپنے قریب کے مکان میں جگہ دی اور بہت ہی عزت کرتے تھے اور خاص محبت وشفقت اور خاطر تواضع سے پیش آتے تھے۔

(928) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ لنگر کا انتظام حضور علیہ السلام کے ابتدائی ایام میں گھر میں ہی تھا۔گھر میں دال سالن پکتا اور لوہے کے ایک بڑے توے پر جسے ''لوہ'' کہتے ہیں روٹی پکائی جاتی۔پھر باہر مہمانوں کو بھیج دی جاتی۔اس لوہ پر ایک وقت میں دو، تین نوکرانیاں بیٹھ کر روٹیاں یکدم پکا لیا کرتی تھیں۔اسکے بعد جب باہر انتظام ہوا تو پہلے اس مکان میں لنگر خانہ منتقل ہوا جہاں اب نواب صاحب کا شہر والا مکان کھڑا ہے۔پھر باہر مہمان خانہ میں چلا گیا۔

(929) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ اپنے صندوق میں رکھتے تھے اور انہی کو زیادہ استعمال کرتے تھے۔انگریزی ادویہ سے کونین، ایسٹن سیرپ، فولاد، ارگٹ، وائینم اپی کاک، کولا اور کولا کے مرکبات، سپرٹ ایمونیا۔ بیدمشک، سٹرنس وائن آف کاڈلور آئل۔کلوروڈین کا کل پل، سلفیورک ایسڈ ایرومیٹک، سکاٹس ایملشن رکھا کرتے تھے اور یونانی میں سے مُشک، عنبر، کافور، ہینگ، جدوار اور ایک مرکب جو خود تیار کیا تھا یعنی تریاق الٰہی رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہینگ غرباء کی مُشک ہے اور فرماتے تھے کہ افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں۔اسی لئے اسے حکماء نے تریاق کا نام دیا ہے۔ان میں سے بعض دوائیں اپنے لئے ہوتی تھیں اور بعض دوسرے لوگوں کیلئے نکہ اور لوگ بھی حضور کے پاس دوا لینے آیا کرتے تھے۔

(930) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں نماز صبح کے وقت کچھ پہلے تشریف لے آئے۔ابھی کوئی روشنی نہ ہوئی تھی۔اس وقت آپ مسجد کے اندر اندھیرے میں ہی بیٹھے رہے۔پھر جب ایک شخص نے آکر روشنی کی تو فرمانے لگے کہ دیکھو روشنی کے آگے ظلمت کس طرح بھاگتی ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

سورۃ رحمٰن کی آیت لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَلَا جَآنٌّ کے حوالہ سے جنّ کے معنی کیا ہیں؟

حیوانات کے مرنے کے بعد ان کی ارواح کا کیا ہوتا ہے؟

انسانی تخلیق کے پانی سے ہونے سے مراد انسانی جسم کا Intracellular اور Extracellular سسٹم ہے، اس بارے میں حضور انور کی راہنمائی؟

کیا بیوی کو طلاق دینے کے بعد عدت میں بیوی سے تعلقات زوجیت قائم کر لینے سے طلاق رہتی ہے؟

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:46)

سوال اردن سے ایک دوست نے سورۃ الرحمٰن کی آیت لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَلَا جَآنٌّ کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا ہے کہ یہاں جنّ سے کیا مراد ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 18/ اکتوبر 2021ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنّ کا لفظ کثرت کے ساتھ اور مختلف معنوں میں بیان ہوا ہے اور ہر جگہ سیاق و سباق کے اعتبار سے اس لفظ کے معانی ہوں گے۔ جنّ کے بنیادی معنی مخفی رہنے والی چیز کے ہیں۔ جو خواہ اپنی بناوٹ کی وجہ سے مخفی ہو یا اپنی عادات کے طور پر مخفی ہو اور یہ لفظ مختلف صیغوں اور مشتقات میں منتقل ہو کر بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور ان سب معنوں میں مخفی اور پس پردہ رہنے کا مفہوم مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔

چنانچہ جنّ والے مادہ سے بننے والے مختلف الفاظ مثلاً جَنَّ سایہ کرنے اور اندھیرے کا پردہ ڈالنے، جنین ماں کے پیٹ میں مخفی بچہ، جنون وہ مرض جو عقل کو ڈھانک دے، جنان سینہ کے اندر چھپا دل، جَنَّۃ باغ جس کے درختوں کے گھنے سائے زمین کو ڈھانپ دیں، مِجَنَّۃ ڈھال جس کے پیچھے لڑنے والا اپنے آپ کو چھپا لے، جانٌّ سانپ جو زمین میں چھپ کر رہتا ہو، جَنَنقبر جو مردے کو اپنے اندر چھپا لے اور جُنَّۃ اوڑھنی جو سر اور بدن کو ڈھانپ لے کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

پھر جنّ کا لفظ باپردہ عورتوں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز ایسے بڑے بڑے رؤسا اور اکابر لوگوں کیلئے بھی بولا جاتا ہے جو عوام الناس سے اختلاط نہیں رکھتے۔ نیز ایسی قوموں کے لوگوں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جو جغرافیائی اعتبار سے دور دراز کے علاقوں میں رہتے اور دنیا کے دوسرے حصوں سے کٹے ہوئے ہیں۔

اسی طرح تاریکی میں رہنے والے جانوروں اور بہت باریک کیڑوں مکوڑوں اور جراثیم کیلئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا ارشاد فرمایا (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، بَاب الۡأَمۡرِ بِتَغۡطِيَةِ الۡإِنَاءِ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغۡلَاقِ الۡأَبۡوَابِ) اور ہڈیوں سے استنجا سے منع فرمایا اور اسے جنوں یعنی چیونٹیوں، دیمک اور دیگر جراثیم کی خوراک قرار دیا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر الجن)

علاوہ ازیں جنّ کا لفظ مخفی ارواح خبیثہ یعنی شیطان اور مخفی ارواح طیبہ یعنی ملائکہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِکَ (سورۃ الجن:12) پس جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ہر جگہ سیاق و سباق کے اعتبار سے اس لفظ کے معانی ہوں گے۔ آپ کے سوال میں بیان سورۃ الرحمٰن کی آیت لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَلَا جَآنٌّ میں جنّ جو کہ انس کے مقابل پر استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد خواص، بڑے رتبہ اور مقام والے، امیر لوگ اور بڑے بڑے رؤسا اور اکابر مراد ہیں۔ اور آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن میں ان نیک بندوں کیلئے ایسی ایسی نعماء ہوں گی جو خالصتاً صرف ان جنتیوں کیلئے ہوں گی اور ان سے پہلے یہ نعمتیں ہر قسم کے عوام و خواص کی دسترس سے پاک ہوں گی۔

سوال کینیڈا سے ایک دوست نے حیوانات کے مرنے کے بعد ان کی ارواح کے باقی رہنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوا کر لکھا ہے کہ آپ نے وقف نو کی ایک کلاس میں فرمایا تھا کہ جانوروں کے مرنے کے بعد ان کی روح باقی نہیں رہتی اور ان کی زندگی دنیا میں ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اور دریافت کیا ہے کہ ان دونوں باتوں میں مطابقت کیسے ہو سکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 19/ اکتوبر 2021ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب آپ نے اپنے خط میں جس مکالمہ کے حوالہ سے سوال کیا ہے، یہ مکالمہ 1908ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انگلستان کے پروفیسر ریگ صاحب کے مابین لاہور میں دو نشستوں میں سوال و جواب کی صورت میں ہوا تھا۔ جس میں پروفیسر صاحب نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی ذات، انبیائے کرام کی بعثت، کائنات، نیکی اور بدی کی تحریکات، شیطان، دنیوی اور اخروی زندگی، انسانوں کا ارواح سے تعلق، ادنیٰ کا اعلیٰ کیلئے قربان ہونا، حیوانات اور ان کی ارواح اور مسئلہ ارتقاء وغیرہ مختلف موضوعات پر ایک تسلسل میں سوالات پیش کیے اور حضور علیہ السلام نے ان سوالات کے نہایت بصیرت افروز جوابات عطا فرماتے ہوئے جہاں ان موضوعات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی وہاں حضور علیہ السلام نے انسانوں اور حیوانات کے عقل و شعور، تکالیف، احساسات اور ان کے اس دنیا کے اعمال وافعال نیز اخروی زندگی میں ملنے والے اجر کے باہمی فرق کو بھی واضح فرمایا۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’یہ عالم ایک مختصر عالم ہے۔ اسکے بعد خدا تعالیٰ نے ایک وسیع عالم رکھا ہے جس میں اس نے ارادہ اور وعدہ کیا ہے کہ سچی اور ابدی خوشحالی دی جاوے گی۔ ہر دکھ جو اس جہان میں ہے اسکا تدارک اور تلافی دوسرے عالم میں کر دی جاوے گی۔ جو کمی اس جہان میں پائی جاتی ہے وہ آئندہ عالم میں پوری کر دی جاوے گی۔ باقی رہا دکھ، درد، تکلیف، رنج و محن، یہ تو ادنیٰ و اعلیٰ کو یکساں برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہ اس نظام عالم کے قیام کے واسطے لازمی اور ضروری تھے۔ اگر وسیع نظر سے دیکھا جاوے تو کوئی بھی دکھ سے خالی نہیں۔ ہر مخلوق کو علیٰ قدر مراتب اس میں سے حصہ لینا ہی پڑتا ہے۔ البتہ کسی کو کسی رنگ میں ہے اور کسی کو کسی رنگ میں ...... دوسری بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ چونکہ تکالیف انسانی، تکالیف حیوانی سے بڑھی ہوئی ہیں۔ (اسی واسطے انسانی اجر بھی حیوانی اجر سے بڑھا ہوا ہوگا) تکالیف انسانی دو قسم کی ہیں۔ ایک تکالیف شرعیہ دوسری تکالیف قضا و قدر۔ تکالیف قضا و قدر میں انسان و حیوان مشترک اور قریباً برابر ہیں......

باقی تکالیف شرعیہ میں انسان کے ساتھ حیوانات کا کوئی اشتراک نہیں ہے۔ احکام شرعیہ بھی ایک قسم کی چھری ہے جو انسانی گردن پر چلتی ہے مگر حیوان اس سے بری الذمہ ہیں۔ امور شرعیہ بھی ایک موت ہیں جو انسان کو اپنے اوپر وارد کرنی پڑتی ہے۔ پس اس طرح سے ان باتوں کو یکجائی طور سے دیکھنے سے صاف معلوم ہوگا کہ تکالیف انسانی تکالیف حیوانی سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔

تیسری بات جو قابل یاد ہے یہ ہے کہ انسانی حواس میں بہت تیزی ہے۔ انسان میں قوت احساس زیادہ پائی جاتی ہے۔ حیوانات یا نباتات اسکے مقابل میں بہت کم احساس رکھتے ہیں...... پس حیوانات ان تکالیف کا بہت کم احساس کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ بعض اوقات بالکل ہی نہ کرتے ہوں۔

اب جائے غور ہے کہ دنیا میں ان تکالیف کا بوجھ کس پر زیادہ ہے آیا انسان پر یا حیوان پر؟ صاف ظاہر ہے کہ انسان ہی کو ان مشکلات دنیوی میں بہ نسبت حیوانات کے زیادہ حصہ لینا پڑتا ہے۔‘‘

اسی تسلسل میں پروفیسر صاحب کے اگلے سوال کہ حیوانات کو بھی آئندہ عالم میں کوئی بدلہ دیا جاوے گا؟ کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’ہاں ہم مانتے ہیں کہ علیٰ قدر مراتب سب کو ان کی تکالیف دنیوی کا بدلہ دیا جاوے گا اور ان کے دکھوں اور تکالیف کی تلافی کی جاوے گی۔‘‘

نیز پروفیسر صاحب کے سوال کہ تو پھر اسکا یہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ وہ حیوانات جن کو ہم مارتے ہیں ان کو مردہ نہیں بلکہ زندہ یقین کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’ہاں یہ ضروری بات ہے وہ فنا نہیں ہوئے ان کی روح باقی ہے وہ حقیقتاً نہیں مرے بلکہ وہ بھی زندہ ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 429 تا 432، ایڈیشن 1984ء)

اس مکالمہ میں حضور علیہ السلام نے احکام شرعیہ کے حوالہ سے انسانوں اور جانوروں کے مکلف ہونے اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کا جو باہمی امتیاز بیان فرمایا ہے، وقف نو کی کلاس میں مَیں نے بھی کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے جانوروں کی زندگی کے اسی دنیا میں خاتمہ کا کہا تھا۔ جس سے میری مراد یہ تھی کہ جانور چونکہ احکام شرعیہ کے پابند نہیں ہیں، اس لیے اگلے جہان میں ان کے ساتھ انسانوں والی جزا سزا کا معاملہ نہیں ہوگا۔ البتہ جس طرح احادیث میں بھی آتا ہے کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ دلوایا جائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب) قیامت کے دن ان کے درمیان صرف آپس کے بدلہ کے لین دین کا معاملہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوپر مذکور ارشاد کے آخری الفاظ بھی جانوروں کی روح کی اسی قسم کی بقا کو بیان فرما رہے ہیں۔

جبکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اور جس کو احکام شرعیہ کا مکلف بنایا گیا ہے اسکی جزا سزا کا فیصلہ ان احکام شرعیہ کی روشنی میں ہوگا اور اس کیلئے اسکے

اعمال کے مطابق جنت و دوزخ کا بھی فیصلہ کیا جائیگا۔

شرعی لحاظ سے مکلف ہونے اور اپنے اعمال کے لحاظ سے جزا سزا پانے کی بابت انسانوں اور حیوانات کی ارواح کے فرق کے بارے میں حضور علیہ السلام کے ملفوظات میں بیان مذکورہ بالا ارشاد کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض تصانیف میں بھی انسانوں اور حیوانوں کی ارواح کے فرق کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ ہم نے فلاں قوم کو مارا اور پھر زندہ کر دیا، ایک نبی کو سو برس مارا اور پھر زندہ کر دیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی معرفت جانور زندہ کیے گئے وغیرہ استعارات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں: ’’یہ ہرگز سچ نہیں ہے کہ ان تمام مقامات میں جہاں مردہ زندہ ہونا لکھا ہے واقعی اور حقیقی موت کے بعد زندہ ہونا لکھا گیا ہے بلکہ لغت کی رو سے موت کے معنے نینداور ہر قسم کی بے ہوشی بھی ہے۔ پس کیوں آیات کو خواہ نخواہ کسی تعارض میں ڈالا جائے اور اگر فرض کے طور پر چار جانور مرنے کے بعد زندہ ہو گئے ہوں تو وہ اعادہ روح میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ بجز انسان کے اور کسی حیوان اور کیڑے مکوڑے کی روح کو بقاء نہیں ہے۔ اگر زندہ ہو جائے تو وہ ایک نئی مخلوق ہوگی چنانچہ بعض رسائل عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ اگر بہت سے بچھو کوٹ کر ایک ترکیب خاص سے کسی برتن میں بند کئے جائیں تو اس خمیر سے جس قدر جانور پیدا ہوں گے وہ سب بچھو ہی ہوں گے۔ تو اب کیا کوئی دانا خیال کر سکتا ہے کہ وہی بچھو دوبارہ زندہ ہو کر آ گئے جو مر گئے تھے بلکہ مذہب صحیح جو قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے یہی ہے کہ مخلوقات ارضی میں سے بجز جن اور انس کے اور کسی چیز کو ابدی روح نہیں دیا گیا۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 621، 620)

آریہ مذہب کے عقائد کے بالمقابل اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے انسانی روح کی بقا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ مسلمان بھی انسانی ارواح کو ابدی قرار دیتے ہیں کیونکہ قرآن شریف یہ نہیں سکھلاتا کہ انسانی ارواح اپنی ذات کے تقاضا سے ابدی ہیں بلکہ وہ یہ سکھلاتا ہے کہ یہ ابدیت انسانی روح کے لئے محض عطیہ الٰہی ہے ورنہ انسانی روح بھی دوسرے حیوانات کی روحوں کی طرح قابل فنا ہے۔‘‘ (نسیم دعوت، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 382 حاشیہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور وقف نو کلاس میں میری طرف سے کہی گئی بات میں میرے خیال میں کوئی تضاد نہیں۔ اگر پہلے بات واضح نہیں تھی تو اب واضح ہو کہ جانوروں کا معاملہ صرف ایک دوسرے سے بدلہ لینے تک محدود ہے اور ان پر شرعی احکامات کا نفاذ نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کا جزا سزا کے ساتھ کوئی تعلق ہوگا۔ جبکہ انسان کا معاملہ شرعی احکامات کے تابع دیکھا جائے گا اور انسان کے اعمال اور اسکے شرعی احکامات پر عمل پیرا ہونے کے مطابق ہی اس کی جزا سزا کا فیصلہ ہوگا۔

سوال جرمنی سے ایک دوست نے قرآن کریم کی آیات وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ (الفرقان: 54، 55) میں بیان نمکین اور میٹھے پانی کے دو سمندروں، نیز انسانی تخلیق کے پانی سے ہونے سے مراد انسانی جسم کے Intracellular اور Extracellular سسٹم کو قرار دے کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس بارے میں راہنمائی چاہی۔ نیز سوال کرنے والے نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ Cells بھی میٹھے اور نمکین پانی پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان کے درمیان ایک روک حائل ہوتی ہے۔ نیز ہر انسانی جسم اسی قسم کے Cells پر مشتمل ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 19/اکتوبر 2021ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب آپ کا یہ نقطہ ذوقی حد تک تو ٹھیک ہے اور ان آیات کا ایک پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے جو آپ نے بیان کیا ہے لیکن ان آیات سے صرف یہی پہلو مراد لینا قرآن کریم کے وسیع مضمون کو محدود کرنے والی بات ہوگی۔ کیونکہ قرآن کریم کی ان آیات کے کئی پہلو ہیں جنہیں پرانے مفسرین بھی اپنے اپنے وقتوں میں بیان کرتے آئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے بھی ان آیات کے کئی نئے پہلو بیان فرمائے ہیں، جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب اور تفاسیر میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر سمندر کا پانی جو شدید کڑوا ہوتا ہے اسی سے بادل بن کر جب بارش برستی ہے تو وہ پانی بہت میٹھا ہوتا ہے اور ان دونوں قسم کے پانیوں کے درمیان ایک ایسی روک حائل ہوتی ہے جو انہیں کبھی ملنے نہیں دیتی۔ اسی طرح ظاہری طور پر ان سے سمندروں اور دریاؤں کے پانی بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ سمندروں کا پانی نمکین ہوتا ہے اور دریاؤں کا پانی میٹھا ہوتا ہے۔ پھر روحانی تعلیم جو میٹھے پانی سے مشابہ ہوتی ہے اور کفر کی تعلیم جو نمکین پانی سے مشابہت رکھتی ہے، اس سے مراد ہو سکتی ہے۔ یعنی جو تعلیمات براہ راست خدا کی طرف سے آتی ہیں وہ میٹھی ہوتی ہیں اور جو تعلیمیں دیر سے دنیا میں موجود ہیں اور براہ راست الہام سے محروم ہیں وہ کڑوی ہوتی ہیں۔

اسی طرح انسان اور ہر زندہ چیز کے پانی سے پیدا ہونے کی بھی کئی تشریحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت نے بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہے کہ ہر چیز پانی سے ہی زندہ ہے۔ چنانچہ آسمان سے بارش برستی ہے تو زمین میں فصلیں اگتی ہیں جو زندگی کا سبب بنتی ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی کیلئے بھی ضروری ہے کہ آسمان سے روحانی پانی اترتا رہے۔ اسی طرح میٹھے اور نمکین پانی کے جو ذخائر ہیں یعنی سمندر اور دریا، ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے مختلف اقسام کی مچھلیوں اور آبی مخلوقات کی صورت میں انسانوں اور دیگر جانوروں کیلئے خوراک کی صورت میں زندگی کے سامان پیدا کیے ہیں۔

پس ان آیات قرآنیہ میں بیان وسیع مضامین کو صرف ایک پہلو تک محدود رکھنا درست نہیں۔ ہاں ان سے ایسے مختلف معانی نکالنا جو قرآن کریم اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق اور اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفاسیر و تشریحات کے مطابق ہوں، جائز ہے۔

سوال جرمنی سے ایک دوست نے ناظم صاحب قضاء جرمنی کو لکھے جانے والے اپنے خط کی نقل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی بھجوائی، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد عدت میں بیوی سے تعلقات زوجیت قائم کر لینے اور پھر ان تعلقات کے بارے میں قضاء سے غلط بیانی کرنے پر قضاء کے فیصلہ طلاق کی حیثیت دریافت کی ہے۔ نیز دریافت کیا ہے کہ قضاء کے اس فیصلہ طلاق سے ان کی طلاق ہو گئی ہے یا انہیں دوبارہ یہ سارا عمل کرنا پڑے گا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 29 اکتوبر 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب آپ کی بیان کردہ صورت کے مطابق آپ کی وہ طلاق جس کی عدت کے دوران آپ میاں بیوی میں تعلقات زوجیت قائم ہو گئے تھے، مؤثر نہیں ہوئی اور اسکے متعلق قضاء کی طرف سے آپ میاں بیوی کے درمیان کیا جانے والا فیصلہ طلاق درست نہیں ہے کیونکہ آپ نے قضاء سے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ البتہ اسلام میں خاوند کو ملنے والے طلاق کے تین مواقع میں سے ایک موقع آپ نے استعمال کر لیا ہے۔ نیز اس طلاق کی عدت کے دوران آپ میاں بیوی کے درمیان چونکہ تعلقات زوجیت قائم ہو گئے تھے، اس لیے یہ آپ کا اس طلاق سے رجوع شمار ہوگا۔

اب اگر آپ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہیں تو طلاق دینے کی صورت میں یہ آپ کی طرف سے دوسری طلاق شمار ہوگی، اور عدت تین حیض ہوگی۔ اور اگر حیض نہ آتے ہوں تو تین ماہ ہوگی اور اگر آپ کی بیوی حاملہ ہے تو عدت وضع حمل ہوگی۔

اس عدت کے گزرنے کے بعد بشرطیکہ آپ عدت میں رجوع نہیں کرتے تو پھر آپ میاں بیوی کے درمیان طلاق مؤثر ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ دونوں میاں بیوی کو اسلام کے تمام احکامات پر سچائی اور خوف خدا کو پیش نظر رکھتے ہوئے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23/دسمبر 2022)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (المائدہ: 3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر: 29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 نومبر 2022ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شاہد حسین مغل صاحب

ابن مکرم دلاور حسین صاحب (لندن، یو۔کے)

22 نومبر 2022ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم دارالعلوم جنوبی ربوہ کے رہنے والے تھے اور گزشتہ کئی سال سے یوکے میں بیت الفتوح کے قریب رہائش پذیر تھے۔ آپ چونکہ بلڈر تھے اس لیے آپ کو بیت الفتوح، جامعہ احمدیہ اور جماعت یوکے کی مختلف مساجد میں تعمیری کاموں کا موقعہ ملتا رہا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، اعلیٰ اخلاق کے مالک، لوگوں کے ساتھ پیار ومحبت سے ملنے والے، بہت نیک، دیندار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد عاطف محمود صاحب (فیصل آباد)

4 جون 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محلہ والے ان کی بہت مخالفت کرتے تھے اسکے باوجود آپ ہر مشکل وقت میں ان کے کام آتے تھے۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت ہمدرد، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(2) مکرمہ مریم بیگم کھوکھر صاحبہ اہلیہ مکرم ہمایوں کبیر صاحب (معلم وقف جدید بنگلہ دیش)

18 ستمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم فقیر یعقوب علی صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ جو معلم سلسلہ اور جماعت کے دیرینہ خادم تھے۔ آپ کے میاں بھی واقف زندگی تھے۔ مرحومہ نے خود بھی ایک واقف زندگی کی طرح زندگی بسر کی۔ شوہر کے ساتھ مختلف جماعتوں میں تقرری کے دوران لجنہ کی تربیت اور تعلیم کے سلسلہ میں خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم شبیر احمد صاحب متقی مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے مبشر احمد صاحب خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کی نیشنل عاملہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم محمد صالح صاحب

(گوٹھ مہدی آباد، ناصر آباد، سندھ)

7 نومبر 2022ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بہت شفیق، صاف دل، مہمان نواز، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ ہندوپاکستان کی تقسیم سے قبل ہی سندھ آ گئے تھے جہاں کاشتکاری کا پیشہ اختیار کیا اور پھر 70-1969ء میں ناصر آباد میں کچھ ایکڑ زمین خرید کر وہاں مستقل آباد ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم محمد سفیر احمد جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم ہیں۔

(4) مکرمہ اکبری بیگم اقبال صاحبہ

اہلیہ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مرحوم (ربوہ)

27 جولائی 2022ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم چوہدری برکت علی صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ مرحومہ کے شوہر مرزا محمد اقبال صاحب نے سترہ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ اپنے گھر میں وہ اکیلے احمدی تھے لیکن انہوں نے اپنے خاندان کی مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تادم آخر احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ مرحومہ جماعتی کاموں کے ساتھ گھر میں احمدی بچے بچیوں کو قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن بھی پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ عبادت گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، ملنسار، غریب پرور، مہمان نواز، مخلص اور نیک فطرت خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ آپ کو شاعری کا بھی شوق تھا۔ جس میں خدا تعالیٰ کی محبت اور حمد وثنا کے علاوہ خلافت سے تعلق کا اظہار ہوتا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے داماد مکرم اسد اللہ غالب صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ آپ کے دو بھانجے بھی مربی سلسلہ ہیں۔ جن میں سے مکرم ضیاء الرحمٰن طیب صاحب Gabon افریقہ میں بطور مشنری انچارج اور دوسرے بھانجے مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب اس وقت کینیڈا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے اور ایک نواسے جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(5) مکرم ڈاکٹر نسیم احمد خان صاحب

(الشمر ہومیو کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک، ربوہ)

24 اگست 2022ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی جنجوعہ صاحب ایڈووکیٹ (واقف زندگی) سابق امیر جماعت چنیوٹ کے داماد تھے۔ آپ نے پہلے شیخوپورہ میں اور پھر ربوہ میں ہومیو پیتھک کلینک کھولا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ اس وجہ سے دور ونزدیک سے کثرت سے مریض آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ نے شیخوپورہ اور ربوہ میں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کے ممبر بھی رہے۔ انجمن تاجران کے تحت اپنی مارکیٹ میں سیکرٹری اور امامت کا کام بھی بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، بہت شفیق، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) مکرمہ امۃ الحمید ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب مرحوم (سابق نائب امیر اسلام آباد)

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والی ایک نیک سیرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(7) مکرم شیخ خورشید احمد صاحب (کینیڈا)

28 اکتوبر 2022ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ مرحوم کچھ عرصہ اسیر راہ مولا بھی رہے۔ جرمنی اور کینیڈا میں لمبا عرصہ لنگر خانوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ ہر قسم کی جماعتی خدمت کیلئے ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شیخ احمد سلیمان صاحب (مربی سلسلہ) آجکل امریکہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد یعقوب کاہلوں صاحب مرحوم (ربوہ)

16 نومبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، نیک، مخلص اور باوفا بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ظفر احمد صاحب ظفر (مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ) کی خوشدامن اور مکرم فضل اللہ منیب صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) کی دادی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح :: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 جنوری 2023ء بعد نماز ظہر وعصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 7 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆عزیزہ ملیحہ مریم احمد بنت مکرم شعیب احمد صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم ابراہیم ولید رحمان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حفیظ الرحمان صاحب (امریکہ)

☆عزیزہ جاذبہ قمر احمد (واقفہ نو) بنت مکرم ظریف احمد صاحب (یو۔کے) ہمراہ مکرم نعمان احمد صاحب (مربی سلسلہ، یو۔کے) ابن مکرم ندیم احمد صاحب

☆عزیزہ ایمان ابو دقہ بنت مکرم تمیم ابو دقہ صاحب (اردن) ہمراہ مکرم مصطفیٰ احمد صدیقی صاحب (مربی سلسلہ، یو۔کے) ابن مکرم مبشر احمد صدیقی صاحب

☆عزیزہ برکات الرحمان OMOWUNMI بنت مکرم عبداللہ صاحب (نائیجیریا) ہمراہ مکرم عبدالخالق صاحب (مبلغ سلسلہ، ایم۔ٹی۔اے گھانا) ابن مکرم یوسف SAMINU صاحب (نائیجیریا)

☆عزیزہ بریرہ فرخ (واقفہ نو) بنت مکرم محمود احمد فرخ صاحب (یو۔کے) ہمراہ مکرم شمائل احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یو۔کے) ابن مکرم تنویر احمد تبسم صاحب

☆عزیزہ عاصمہ محمود بدر (واقفہ نو) بنت مکرم طارق محمود بدر صاحب (یو۔کے) ہمراہ مکرم شرجیل احمد صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب (یو۔کے)

☆عزیزہ علیزہ ماہم بٹ بنت مکرم مبارک علی بٹ صاحب (یو۔کے) ہمراہ مکرم شہمیر خان بلوچ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم رشید احمد بلوچ صاحب (یو۔کے)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

بندوں کی شکر گزاری ہی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی طرف لے کر جاتی ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والے بعض لوگوں کے ایمان افروز تاثرات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12 /اگست 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی تیاری سے لیکر وائنڈ اَپ کی بابت تمام کارکنان کو کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کی تیاری سے لے کر وائنڈ اَپ تک بے لوث ہو کر کام کیا اور اب تک وائنڈ اَپ کا کام کر رہے ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں جاری ہے۔ پھر جلسہ کے دوران مختلف شعبہ جات میں کارکنان اور کارکنات نے عموماً اپنی صلاحیتوں کے مطابق اچھا کام کیا جس کیلئے تمام شاملین کو شکر گزار ہونا چاہئے۔

سوال: بندوں کی شکر گزاری کس طرف لے کر جاتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بندوں کی شکر گزاری ہی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی طرف لے کر جاتی ہے۔

سوال: ابوبکر سینی صاحب نے جلسے کی بابت اپنے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نائیجر کے ایک صاحب ابوبکر سِینی صاحب، غیر از جماعت ہیں اور ایک غیر احمدی عالم ہیں۔ نیامے شہر میں ایک مسجد کے امام بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ جس بات نے متاثر کیا وہ لوگوں کا خلیفۂ وقت سے پیار اور محبت کا تعلق ہے اور کس طرح لوگ خلیفۂ وقت کے ایک اشارے پر کامل اطاعت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ تقریروں کے دوران مکمل خاموشی اور سکوت طاری تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ یوں گمان ہوتا ہے کہ یہ محبت خود خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے کیونکہ اس میں بناوٹ کا کوئی شائبہ نہیں تھا۔

سوال: برکینا فاسو کے اسحاق احمد صاحب نے جلسہ کے ماحول کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: برکینا فاسو کے ایک اَور غیر از جماعت دوست اسحاق صاحب کہتے ہیں کہ آپ کا جلسہ سالانہ بہت شاندار تھا۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا کسی معجزے سے کم نہیں اور ایک امام کی پیروی۔ یہ جلسہ اپنی مثال آپ ہے۔ کہنے لگے کوئی مانے یا نہ مانے آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور وہ دن دُور نہیں جب لوگ اس حقیقت کو پہچان لیں گے اور اس میں داخل ہو جائیں گے۔

سوال: فرنچ گیانا کے ایک غیر از جماعت مسلمان نے اپنے تاثرات کا ذکر کن الفاظ میں کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: فرنچ گیانا کے ہی ایک غیر از جماعت مسلمان ہیں۔ کارروائی سننے کیلئے آئے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے کی کارروائی میں نے پہلی بار سنی ہے اور میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی جماعت عالمگیر ہے۔ کہتے ہیں کہ میرا اصل تعلق گنی کناکری سے ہے۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران دیکھ رہا تھا کہ بہت سے ممالک لائیو سٹریم کے ذریعہ اس جلسہ میں شامل ہیں لیکن گنی کناکری نظر نہیں آیا۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسی وقت سکرین پر گنی کناکری کی جماعت کی ویڈیو آ گئی اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ وہاں بھی آپ کی جماعت قائم ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے جو عورتوں کے حقوق بیان کیے ہیں اس پر مجھے اپنے آپ کے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔

سوال: ایک غیر مسلم مہمان بوب ایم ڈُوْلو حضور انور کے خطاب کو سن کر کس چیز سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: لائبیریا سے ایک غیر مسلم مہمان بوب ایم ڈُوْلو (Bob M Dolo) صاحب ہیں۔ یہ ایک بجلی کے محکمے میں مینیجر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں احمدیہ خلیفہ کے خطاب کو سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس سے قبل میں یہی سمجھتا تھا کہ اسلام میں عورتوں کے کوئی حقوق نہیں ہیں لیکن آج یہ خطاب سن کر مجھے اس بات کا علم ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں جو کسی اَور مذہب میں ہمیں نہیں ملتے۔ اس سے پہلے میں نے یہ سن رکھا تھا کہ احمدیہ جماعت بڑی منظم جماعت ہے۔ آج اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا ہے کہ کس طرح احمدیہ جماعت ایک لیڈر کے ہاتھ پر متحد ہے اور دنیا میں امن کی کوششوں میں مصروف ہے۔

سوال: زیمبیا کے ایک صاحب Katebule صاحب عورتوں کے حقوق کی بابت اسلامی تعلیمات کو کس رنگ میں بیان کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زیمبیا کے ایک صاحب کاٹے بولے (Katebule) صاحب ہیں کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ کا خطاب بہت حیرت انگیز تھا۔ اسلام جس خوبصورتی سے عورت کے حقوق بیان کرتا ہے مجھے قطعاً اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔ میں یہی سمجھتا تھا کہ اسلام نے عورت کے حقوق ضبط کیے ہیں اور عورت کو کسی قسم کی آزادی نہیں دی۔ میرے نزدیک اسلام نے عورت کو گھر کے اندر بند کر کے رکھ دیا تھا مگر آج یہ خطاب سن کر میرا نظریہ بدل گیا ہے۔ میں اس بات کو کہتے ہوئے قطعاً نہیں شرماؤں گا کہ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں وہ عیسائیت نے نہیں دیے۔ یہ عیسائی پادری ہیں اور کہتے ہیں کہ جو حقوق اسلام نے دیے ہیں وہ عیسائیت نے نہیں دیے۔ ہم اپنی عورتوں پر بلا وجہ زیادتی کرتے ہیں اور عورتوں کو اپنی غلام سمجھتے ہیں۔ آپ کے خلیفہ نے بالکل صحیح کہا کہ مرد کسی نہ کسی طرح طاقت کے زور پر اپنے حقوق ادا کروا ہی لیتا ہے۔ آج مجھے محسوس ہوا کہ اسلام متشدد تعلیم کا روادار نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم بہت خوبصورت ہے۔

سوال: ایم ٹی اے پر جلسہ کے پروگراموں کی بابت زیر تبلیغ دوست کے کیا تاثرات تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آئیوری کوسٹ کے ایک زیرِ تبلیغ دوست ہیں۔ کہنے لگے کہ جماعت کا تعارف مختلف ذرائع سے ہوتا رہا ہے لیکن جلسہ سالانہ یوکے نے ایک منفرد انداز سے اپنا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے پہلی بار کوئی جلسہ ٹی وی کے ذریعہ براہ راست دیکھا ہے۔ جلسہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ اتنی بڑی تعداد کا ایک منظم اور ایک باسلیقہ طریقے پر ایک پروگرام میں شرکت کرنا بتاتا ہے کہ خلافت کی تربیت کا ان پر ایک گہرا اثر ہے۔ کہنے لگے کہ انہیں معلوم تو نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر لوگ کیسے بیعت کرتے ہیں لیکن آج خلیفہ کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرتا دیکھ کر جو گہرا اثر دل پر ہوا ہے اور جو کیفیت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب باقاعدہ آپ کے خلیفہ کا خطبہ سنا کروں گا۔

سوال: افغان خاتون کے جلسہ کی بابت کیا تاثرات تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: فرنچ گیانا میں ایک افغان خاتون ہیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ اختتامی خطاب سننے آئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ آپ کی جماعت کے بارے میں ہمیں پہلے سے تھوڑا بہت معلوم تھا لیکن جلسہ یوکے میں آپ کے خلیفہ کی تقریر سن کر ایک عجیب سی کیفیت ہو گئی تھی۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں سن کر کہ ہمارا مذہب عورتوں کے حقوق کا کتنا خیال رکھتا ہے بہت سکون مل رہا تھا۔ کہتی ہیں شاید اس لیے بھی زیادہ محسوس ہو رہا تھا کیونکہ افغانستان میں طالبان جو اسلام قائم کرنا چاہتے ہیں اس میں تو عورت کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے جبکہ حقیقت میں اسلام تو عورتوں کے حقوق کا کامل ضامن ہے۔

سوال: حضور انور نے ایک نومبائعہ خاتون حوا صاحبہ کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: برکینا فاسو کی ایک نومبائعہ خاتون حوا صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ خلیفۂ وقت کے کھلے اور صاف الفاظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم نے احمدیت کو حقیقی اسلام سمجھ کر صرف اس لیے بیعت نہیں کی کہ ہم دوسروں کو بھی احمدی بنائیں بلکہ اس لیے بھی کہ ہم نے کس طرح معاشرے میں خود بھی ایک مثالی احمدی بن کے رہنا ہے اور اپنے قول و فعل کو ایک کر کے اپنے ایمان کو بھی مضبوط کرنا ہے اور یقین میں بڑھنا ہے۔

سوال: امیگریشن ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ نے جب حضور انور کا خطاب سنا تو ان کا کیا ردعمل تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کونگو کنشاسا، یہاں امیگریشن ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ آئے۔ جلسہ میں شامل ہوئے اور وہاں انہوں نے لوگوں میں میرا خطاب سنا۔ کہنے لگے اس خطاب نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ اب تک احمدی کیوں نہیں ہیں اور اس بات کا وعدہ کر کے گئے ہیں کہ آئندہ مشن ہاؤس آتے رہیں گے اور جماعت کے بارے میں مزید تحقیق کریں گے۔

سوال: حضور انور کا خطاب سن کر کونگو برازویل کی مستورات نے کیا عہد کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کونگو برازاویل کی ایک رپورٹ ہے کہ مستورات کی طرف جو میرا خطاب ہوا اسے سن کر لوکل لجنہ نے عہد کیا کہ ہم بھی اسلام احمدیت کو پھیلانے کیلئے اپنے آپکو اور اپنے بچوں کو ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار کریں گی۔

سوال: زیمبیا کے نومبائع نے جب حضور انور کا خطاب سنا تو اس وقت ان کے کیا جذبات تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زیمبیا کے ایک نومبائع نے جب میرا خطاب سنا تو جذبات پہ قابو نہیں پا سکے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ساتھ بیٹھے ہوئے دوست نے پوچھنا چاہا تو جواب نہ دے سکے اور ہال سے چند منٹ کیلئے باہر چلے گئے۔ آنسو پونچھ کر دوبارہ واپس آئے اور پوچھنے پر بتایا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۂ وقت کو دیکھا ہے اور آواز سنی ہے اس لیے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کہتے ہیں میری عمر اسّی سال ہے۔ میں نے اپنی ساری زندگی بھیڑیوں کے درمیان میں گزار دی یعنی ظالم لوگوں کے درمیان اور احمدیت میں آ کے مجھے پتہ چلا کہ اسلام کی اصل تعلیم تو محبت پھیلانا ہے نہ کہ لوگوں میں نفرت پھیلانا۔

......☆......☆......☆......

ایک مومن مہمان اپنے ساتھ برکتیں لے کر آتا ہے اس لئے ہمیشہ ایسا مہمان بننا چاہئے

جو برکتیں لانے والا مہمان ہو اور کبھی ایسے مہمان نہ بنیں جو گھر والوں کیلئے پریشانی کا باعث ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 /جولائی 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: دوسرے کے گھر میں جانے سے پہلے کس چیز کو مدنظر رکھنا ضروری ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عموماً معاشرے میں، خاص طور پر ہمارے ملکوں میں یہ ہوتا ہے کہ اچانک بہت سے مہمان آ گئے۔ گھر والے پریشان ہیں کہ کیا کریں۔ بعض دفعہ ایسے حالات نہیں ہوتے کہ ان کی اچھی طرح خدمت کر سکیں اس لئے فرمایا کہ لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَہۡلِہَا (النور: 28) کہ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو، ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔ اجازت کے جو طریقے سکھائے گئے ہیں یہ گھر پہنچ کر ہی نہیں بلکہ آجکل کے زمانے میں تو دور بیٹھ کر بھی اجازت لی جا سکتی ہے۔

سوال: جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اس کو کس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اور اگر روزہ سے ہے تو حمد و ثنا اور دعا کرتا رہے اور معذرت کرے۔ اور اگر روزے دار نہیں تو جو کچھ پیش کیا گیا خوشی سے کھائے۔

سوال: مہمانوں کا خیال رکھتے ہوئے کھانے کو کس طرح کھایا جائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کیلئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کیلئے کافی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کیلئے اور دو کا چار کیلئے اور چار کا آٹھ کیلئے کافی ہے۔

سوال: اگر جلسہ کے دنوں کھانے میں کمی آ جائے تو مہمانوں

کوکس چیز کا مظاہرہ دیکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ کے دنوں میں بعض اوقات ایسے ہوجاتا ہے کہ کھانے میں وقتی طور پر کمی آ جاتی ہے۔ اس لئے ایک تو یہ کہ کھانا کھانے والوں کو، مہمانوں کو اس وقت صبر سے کام لینا چاہئے۔

سوال ربوہ میں جب روٹی پکانے والوں نے ہڑتال کر دی تو کیا واقعہ رونما ہوا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک دفعہ ربوہ میں روٹی پکانے والوں نے ہڑتال کر دی یا پیڑے بنانے والوں نے کام سے انکار کر دیا۔ روٹی کے پیڑے وہاں مشین سے نہیں بنتے۔ ایک دفعہ عین موقعے پر بڑی دِقّت پیدا ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ویسے تو جماعت کے افراد کو ہنگامی حالات سے نپٹنے کا بڑا ملکہ دیا ہوا ہے اور جب بھی کوئی ایسے حالات پیدا ہوں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ایک تو یہ اعلان فرمایا کہ ہر شخص دو روٹیوں کی بجائے (کیونکہ فی کس عموماً دو روٹیوں کا اندازہ رکھا جاتا ہے) ایک کھائے۔ او رپھر ربوہ کے گھروں کو کہا کہ تم روٹیاں بنا کر بھجواؤ۔ گھروں سے مختلف سائزوں کی روٹیاں آنی شروع ہوگئیں جو تقسیم کیلئے لنگر خانوں میں آ جاتی تھیں، وہاں سے تقسیم ہو جاتی تھیں۔ گو اسکے بعد فوری طور پر حالات ٹھیک بھی ہو گئے۔ لیکن اس ارشاد کی وجہ سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ان دنوں میں میرا خیال یہی ہے کہ تقریباً سارا جلسہ ہی لوگوں نے ایک روٹی پر گزارا کیا اور یوں اپنی خوراک نصف کر لی اور دو کے کام آ گئی۔

سوال مہمانوں کی مہمان نوازی کب تک کرنی چاہئے؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میزبانوں کو فرمایا کہ تم نے مہمان نوازی کرنی ہے اور ایک دن رات تو اچھی طرح کرنی ہے اور پھر عمومی مہمان نوازی ہے جو تین دن رات تک چلے گی اور فرمایا کہ اس سے زائد جو ہے وہ صدقہ ہے۔

سوال مہمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس پر اگر عمل کیا جائے تو دونوں طرف کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔ اس کی پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے جبکہ عمومی مہمان نوازی تین دن تک ہے۔ اور تین دن سے زائد صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اتنا عرصہ میزبان کے پاس ٹھہرا رہے کہ جو اس کو تکلیف میں ڈال دے۔

سوال ہمارے معاشرے میں کس رواج کے باعث میزبان کو طرح طرح کی مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے معاشرے میں، برادریوں میں یہ رواج ہے کہ جان بوجھ کر کسی پر مہمان نوازی کا بوجھ ڈال دو اور خاص طور پر غیر احمدی معاشرہ میں جب کسی کی موت وغیرہ ہو تو اس پر بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ ایک تو اس بے چارے غریب آدمی کا کوئی عزیز رشتہ دار فوت ہو جاتا ہے اس پر مزید کھانے وغیرہ کا بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ دیکھیں کس حد تک یہ مہمان نوازی کرتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں کس طرح کا مہمان بننے کو کہا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مومن مہمان اپنے ساتھ برکتیں لے کر آتا ہے اس لئے ہمیشہ ایسا مہمان بننا چاہئے جو برکتیں لانے والا مہمان ہو اور کبھی ایسے مہمان نہ بنیں جو گھر والوں کیلئے پریشانی کا باعث ہوں بلکہ ان کو پریشانی سے نکالنے والے ہوں۔

سوال اگر مہمان گھر اچانک سے آ جائے تو میزبان کو کھانا کس طریق کر تقسیم کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کھانا گھر والے نے تھوڑا پکایا اور مہمان اچانک آ گئے تو اس وقت مل جل کر کھانا چاہئے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک تو احتیاط سے کھائیں اور کھانا ضائع نہ ہو۔

سوال مہمان کب میزبان کیلئے زحمت کا باعث بنتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مہمان رحمت ہوتا ہے گھر والوں پر بوجھ ڈالنے والے کی وجہ سے وہ مہمان گھر والوں کیلئے رحمت کی بجائے زحمت بن جاتا ہے۔

سوال ذکر الٰہی کے نکتے کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کن الفاظ میں بیان فرمایا:

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک اور خیال آیا اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جلسے کے ایام میں ذکر الٰہی کرو۔ اسکا فائدہ خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ اگر تم ذکر الٰہی کرو گے تو خدا تمہارا ذکر کرنا شروع کر دے گا۔ بھلا اس بندے جیسا خوش قسمت کون ہے جس کو اپنا آقا یاد کرے اور بلائے۔ ذکر الٰہی تو ہے ہی بڑی نعمت خواہ اس کے عوض انعام ملے نہ ملے۔ پس تم ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔

......☆......☆......☆......

صدرانجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید قادیان میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

شرائط برائے اسامی درجہ دوم صدرانجمن احمدیہ قادیان

(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو (2) امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 10+2 45% فیصد نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے (3) امیدوار اردو/ انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو (4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جزء میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزء اوّل	✿ قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ	
	✿ چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ	(30 نمبرات)
جزء دوم	✿ کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات	
	✿ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ ✿ نظم از درّثمین (شان اسلام)	(20 نمبرات)
جزء سوم	✿ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (10+2)	(20 نمبرات)
جزء چہارم	✿ حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری ایمپرسٹ سے متعلق سوالات)	(20 نمبرات)
جزء پنجم	✿ عام معلومات عامّہ (G.K)	(10 نمبرات)

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواران کا ہی انٹرویو ہوگا (7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (8) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (9) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

(نوٹ: تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا)

شرائط گریڈ درجہ چہارم برائے مالی/ کیئر ٹیکر/ چوکیدار/ باورچی/ نانبائی/ خادم مسجد ادارہ جات صدرانجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید قادیان

(1) امیدوار کی عمر 40 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو (2) امیدوار کی تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے (3) برتھ سرٹفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (5) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہونگے (6) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (7) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (8) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

(نوٹ: تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدرانجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ 143516

موبائل: 09682587713, 09682627592 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com,Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا: عطاء الرحمٰن (بھائی پوٹا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10877: مَیں سلمان فارس ولد مکرم پی عبدالبشیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن مہدی محل (سی بی. روڈ) ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/40,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس. وی. شبیل احمد — العبد: سلمان فارس — گواہ: سی. مبشر احمد

مسل نمبر 10878: مَیں خدیجہ خاتون زوجہ مکرم ریاض احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 20/مارچ 1978ء پیدائشی احمدی، ساکن صالح نگر ڈاکخانہ برور ضلع آگرہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: چین 1 قیمت 15 ہزار روپئے، کان کی بالیاں 12 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت احمد خان — الامۃ: خدیجہ خاتون — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10879: مَیں طاہر احمد ولد مکرم اسماعیل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 10/اکتوبر 2005ء پیدائشی احمدی، ساکن مئی بزرگ ڈاکخانہ دولہارا ضلع فتحپور سکری صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7/نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — العبد: طاہر احمد — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10880: مَیں بنٹی خان ولد مکرم نظام الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 6/اگست 1985ء تاریخ بیعت 2002ء، ساکن مئی بزرگ ڈاکخانہ دولہارا ضلع فتحپور سکری صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7/نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — العبد: بنٹی خان — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10881: مَیں فضل احمد ولد مکرم اسد اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 25/اگست 1999ء پیدائشی احمدی، ساکن ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان — العبد: فضل احمد — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10882: مَیں ساحل نیاز ولد مکرم مزمل نیاز صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 4/جنوری 2005 پیدائشی احمدی، ساکن نندہ کانگلہ دھنولی ضلع آگرہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان — العبد: ساحل نیاز — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10883: مَیں جاوید احمد ولد مکرم ریاض احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 11/مئی 1996 پیدائشی احمدی، ساکن نندہ کانگلہ (جگنیر روڈ) ڈاکخانہ دھنولی ضلع آگرہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — العبد: جاوید احمد — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10884: مَیں امۃ الکافی بنت مکرم ببلو خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 20/مارچ 2005 پیدائشی احمدی، ساکن نندہ کانگلہ (جگنیر روڈ) ڈاکخانہ دھنولی ضلع آگرہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — الامۃ: امۃ الکافی — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10885: مَیں نیہا خان زوجہ مکرم گلزار خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1993 پیدائشی احمدی، ساکن سمور ڈاکخانہ غازی پور ضلع فتحپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/45,000 روپئے، زیور طلائی: ایک جوڑی بالی 1 گرام، ایک جوڑی جھمکی 5 گرام (ہر دو زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی 100 گرام، پائل ایک جوڑی 30 گرام، ہتھ پھول ایک جوڑی 100 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — الامۃ: نیہا خان — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10886: مَیں نور جہان زوجہ مکرم یاسین علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1971ء تاریخ بیعت 2000ء، ساکن بیگھہ مئو (فرخ آباد) صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 2 جوڑی کان کی بالیاں 1 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: دو جوڑی پائل وزن 200 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — الامۃ: نور جہاں — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10887: مَیں یاسین علی ولد مکرم ظہیر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشتکاری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1970 پیدائشی احمدی، ساکن بیگھہ مئو ڈاکخانہ بہار ضلع فرخ آباد صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13/نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان بمقام بیگھہ مئو 11x45 ft مشتمل، کھیتی زمین 15 بیسے (1 بیگھہ میں 18 بیسے) میرا گزارہ آمد از کاشتکاری ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان — العبد: یاسین علی — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10888: مَیں روبی زوجہ مکرم جاوید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 19/مارچ 1996ء تاریخ بیعت 2021ء، ساکن نندہ کانگلہ (جگنیر روڈ) ڈاکخانہ دھنولی ضلع آگرہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/60,000 روپئے بذمہ خاوند بصورت زیور۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان — الامۃ: روبی — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10889: مَیں شادمہ خانم زوجہ مکرم وثیق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 25/نومبر 1981 پیدائشی احمدی، ساکن 102 قدوائی نگر ڈاکخانہ اماپور کاس گنج صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/30,000 روپئے، زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی 2.50 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی 2 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — الامۃ: شادمہ خانم — گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 10890: مَیں رہنما پروین بنت مکرم وثیق احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 21/جنوری 2002 پیدائشی احمدی، ساکن 102 قدوائی نگر (اماپور) کاس گنج صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان — الامۃ: رہنما پروین — گواہ: منصور احمد مسرور

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-25 Vol. 72 Thursday 16 - February - 2022 Issue. 7

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

قرآن کریم کی عظمت اور اہمیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ارشادات پر مشتمل بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات قرآن کریم کی عظمت اور اہمیت کے بارے میں بیان کررہا تھا۔ آج اس سلسلہ میں مزید کچھ پیش کروں گا۔

قرآن کریم کے فضائل اور اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے اپنی تصنیف تحفہ قیصریہ میں جو ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر آپ نے تصنیف فرمائی تھی جس میں ملکہ کو اسلام کا پیغام دیا۔ اس میں تحریر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھلانے کیلئے آگے قدم رکھتا ہے۔ بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کے دیکھنے کا چراغ تو قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا تو خدا جانے دنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ سو شکر کا مقام ہے کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہوگئی تھی دوبارہ قائم ہوگئی۔

آپ فرماتے ہیں: یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں مکمل طور پر علم سے نوازا گیا ہے اور عملی ہدایات دی گئی ہیں چنانچہ فرمایا چنانچہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی قرآن کریم ہی وہ مکمل کتاب ہے جس کی تعلیم صحیح راستے پہ رہنمائی کرتی ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کرلیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اسکا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اسکے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوجاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اس وقت دنیا میں آئی تھی جبکہ بڑے بڑے فساد پھیلے ہوئے تھے اور بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیاں رائج ہوگئی تھیں اور تقریباً سب کے سب لوگ بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں میں گرفتار تھے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن مجید میں اشارہ فرماتا ہے۔ ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بدعقیدگیوں میں مبتلا تھے اور دنیا میں فساد عظیم برپا تھا۔ غرض ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے تمام عقائد باطلہ کی تردید کیلئے قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کیلئے بھیجی جس میں کل مذاہب باطلہ کا ردّ موجود ہے اور خاص سورہ فاتحہ میں جو پنج وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اشارہ کے طور پر کل عقائد کا ذکر ہے۔

اب غور سے اگر انسان پانچ وقت نمازوں میں یہ پڑھے تو بڑا معرفت حاصل کرسکتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ قرآن ایک معجزہ ہے آپ فرماتے ہیں: معجزہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ معجزہ ایسے امر خارق عادت کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آجائے۔ کوئی مثال پیش نہ کرسکے۔ خواہ وہ امر بظاہر نظر انسانی طاقتوں کے اندر ہی معلوم ہو جیسا کہ قرآن شریف کا معجزہ ہے جو ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ پس وہ اگرچہ بنظر سرسری انسانی طاقتوں کے اندر معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آگئے۔ پس معجزہ کی حقیقت سمجھنے کیلئے قرآن شریف کا کلام نہایت روشن مثال ہے کہ بظاہر وہ بھی ایک کلام ہے جیسا کہ انسان کا کلام ہوتا ہے لیکن وہ اپنی فصیح تقریر کے لحاظ سے اور نہایت لذیذ اور مصفّٰی اور رنگین عبارت کے لحاظ سے جو ہر جگہ حق اور حکمت کی پابندی کا التزام رکھتی ہے اور نیز روشن دلائل کے لحاظ سے جو تمام دنیا کے مخالفانہ دلائل پر غالب آگئیں اور نیز زبردست پیشگوئیوں کے لحاظ سے ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے جو باوجود گزرنے تیرہ سو برس کے اب تک کوئی مخالف اس کا مقابلہ نہیں کرسکا اور نہ کسی کو طاقت ہے جو کرے۔

قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے کہ یہ متقیوں کیلئے ہدایت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان آیات میں جو معرفت کا نکتہ مخفی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین۔ یعنی یہ وہ کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کے علم سے ظہور پذیر ہوئی ہے اور چونکہ اس کا علم جہل اور نسیان سے پاک ہے۔ جہالت اور بھول چوک سے پاک ہے اس لئے یہ کتاب ہر ایک شک وشبہ سے خالی ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا علم انسانوں کی تکمیل کیلئے اپنے اندر ایک کامل طاقت رکھتا ہے اس لئے یہ کتاب متقین کیلئے ایک کامل ہدایت ہے۔ اور ان کو اس مقام تک پہنچاتی ہے جو انسانی فطرت کی ترقیات کیلئے آخری مقام ہے۔

پھر قرآن بطور دین کامل ہونے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ قرآن شریف نے دین کے کامل کرنے کا حق ادا کردیا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا یعنی آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور میں اسلام کو تمہارا دین مقرر کرکے خوش ہوا۔ سو قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کرچکا اب صرف مکالماتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلا ہے اور وہ بھی خود بخود نہیں بلکہ سچے اور پاک مکالمات جو صریح اور کھلے طور پر نصرت الٰہی کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں اور بہت سے امور غیبیہ پر مشتمل ہوتے ہیں وہ بعد تزکیہ نفس محض پیروی قرآنِ شریف اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں۔ افسوس کہ ہمارے مخالفین یہ معرفت کی باتیں سننا نہیں چاہتے اور ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم نے قرآن کریم میں تحریف کردی۔

پھر امتیازی خوبیوں کا مزید ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: اب میں قرآن شریف کی امتیازی خوبیاں جو انسانوں کی طاقت سے برتر ہیں ذیل میں بیان کرتا ہوں۔ فرمایا اول یہ کہ اس میں ایک زبردست طاقت ہے جو اپنے پیروی کرنے والوں کو ظنی معرفت سے یقینی معرفت تک پہنچا دیتی ہے۔ صرف ظن نہیں ہوتا بلکہ یقین ہوتا ہے اور معرفت یقینی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ایک انسان کامل طور پر اس کی پیروی کرتا ہے تو خدائی طاقت کے نمونے معجزہ کے رنگ میں اس کو دکھائے جاتے ہیں اور خدا اس سے کلام کرتا ہے اور اپنے کلام کے ذریعہ سے غیبی امور پر اس کو اطلاع دیتا ہے اور میں اِن قرآنی برکات کو قصہ کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہ معجزات پیش کرتا ہوں کہ جو مجھ کو خود دکھائے گئے۔ وہ تمام معجزات ایک لاکھ کے قریب ہیں بلکہ غالباً وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں خدا نے قرآن شریف میں فرمایا تھا کہ جو شخص میرے اس کلام کی پیروی کرے وہ نہ صرف اس کتاب کے معجزات پر ایمان لائے گا بلکہ اسکو بھی معجزات دیئے جائیں گے۔ سو میں نے بذاتِ خود وہ معجزات خدا کے کلام کی تاثیر سے پائے جو انسان کی طاقت سے بلند اور محض خدا کا فعل ہیں۔ وہ زلزلے جو زمین پر آئے وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے وہ انہی معجزات میں سے ہیں جو مجھ کو دیئے گئے۔

قرآن شریف کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں میں سے اس کی تعلیم بھی ہے کیونکہ وہ انسانی فطرت اور انسانی مصالح کے سراسر مطابق ہے۔ مثلاً توریت کی یہ تعلیم ہے کہ دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔ اور انجیل یہ کہتی ہے کہ بدی کا ہرگز مقابلہ نہ کر بلکہ اگر کوئی تیری دائیں گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دے مگر قرآن شریف کہتا ہے کہ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ یعنی بدی کا بدلہ تو اسی قدر بدی ہے لیکن جو شخص اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور اس گناہ کے بخشنے میں وہ شخص جس نے گناہ کیا ہے اصلاح پذیر ہوسکے اور آئندہ اپنی بدی سے باز آسکے تو معاف کرنا بدلہ لینے سے بہتر ہوگا ورنہ سزا دینا بہتر ہوگا۔ کیونکہ طبائع مختلف ہیں۔

پھر فرمایا کہ انجیل کا ایک حکم ہے کہ تو غیر عورت کو شہوت کی نظر سے مت دیکھ مگر قرآن شریف کہتا ہے کہ تو ہرگز نہ دیکھ۔ حضور انور نے فرمایا: عورتوں کو نہ دیکھو۔ نہ شہوت کی نظر سے نہ بے شہوت کے کیونکہ یہ کبھی نہ کبھی تیرے لئے ٹھوکر کا باعث ہوگا۔ یہ کہہ دیتے ہیں جی ہم تو بڑی پاک نظر سے دیکھ رہے ہیں پاک نظر سے بھی نہیں دیکھنا کیونکہ تمہارے لئے ٹھوکر کا باعث ہوگا بلکہ ضرورت کے وقت خوابیدہ چشم سے نہ نظر پھاڑ کر رفع ضرورت کرنا چاہئے۔ یعنی اگر ضرورت پڑے بھی تو پھر نیم آدھ کھلی آنکھوں سے دیکھو تا کہ پوری طرح نظر نہ آئے۔ نظریں پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھو۔ پھر فرمایا اور انجیل کہتی ہے کہ اپنی بیوی کو بجز زنا کے ہرگز طلاق نہ دے مگر قرآن شریف اس بات کی مصلحت دیکھتا ہے کہ طلاق صرف زنا سے مخصوص نہیں بلکہ اگر مرد اور عورت میں باہم دشمنی پیدا ہو جاوے اور موافقت نہ رہے یا مثلاً اندیشہ جان ہو یا اگرچہ عورت زانیہ نہیں مگر زنا کے مقدمات اس سے صادر ہوتے ہیں اور غیر مردوں کو ملتی ہے تو اِن تمام صورتوں میں خاوند کی رائے پر حصر رکھا گیا ہے کہ اگر وہ مناسب دیکھے تو چھوڑ دے۔ مگر پھر بھی تاکید ہے اور نہایت سخت تاکید ہے کہ طلاق دینے میں جلدی نہ کرے۔

اب قانون میں بھی یہ لکھا جاتا ہے کہ جواز وجہ کیا ہے؟ وہ پوچھتے ہیں کافی مقدموں میں کہ کیا وجہ ہے؟ کیوں طلاق ہورہی ہے؟ کیوں علیحدگی ہورہی ہے؟ ثبوت دینے پڑتے ہیں سارے۔ تو بہرحال فرمایا کہ یہ آسانی سے نہیں ہوجاتی۔ اس لئے ان کو بھی اپنا قانون بنانا پڑا۔ دنیا کے قانون تو بہرحال بنتے بھی ہیں ٹوٹتے بھی ہیں۔ ان میں مزید بہتری پیدا کرنے کیلئے کوشش کرتے رہتے ہیں یہ لوگ۔ پھر بھی کوئی نہ کوئی سقم رہ جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا قانون ایسا ہے جو عین فطرت کے مطابق ہے۔ دوبارہ یہاں یہ واضح کردوں کہ صرف مرد کو ہی طلاق کا حق نہیں ہے بلکہ عورت بھی پسند ناپسند یا کسی بھی وجہ سے خلع لے سکتی ہے اور اگر مرد قصوروار ٹھہرے اور بعض زیادتیاں کرے، ثابت ہوجائیں تو پھر یہ خیال مردوں کا کہ حق مہر ادا نہیں ہوگا، وہ حق مہر بھی ان کو ادا کرنا پڑتا ہے اور حقوق بھی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے کسی لڑکے یا عورت کے ذہن میں یہ خیال نہ آئے کہ صرف مرد کو حق دیا گیا ہے۔ جب عورت کے حوالے سے بات ہوگی تو وہاں اس کی تفصیل بھی بیان ہوجائے گی۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا یہ مضمون جاری ہے اور بھی آپؑ کے ارشادات ہیں وہ وقتاً فوقتاً بیان کرتا رہوں گا اس حوالے سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad